تحقیق وتنقید

عہد وسطیٰ کے یورپ میں اسلامی علوم وفنون

محمد ثناء اللہ ندوی

صلیبی جنگوں کے زمانہ میں اہل مشرق اور خصوصاً مسلمانوں کے لیے مغرب میں Saracen اور عالم اسلام کے لیے Saracenic world کے الفاظ رائج تھے[1] بارہویں اور کسی حد تک تیرہویں صدی میں جو کہ بنیادی طور پر عربوں کے علمی سرمایہ کو یورپ کی زبان میں منتقل کرنے کا زمانہ تھا[2] اسپین اور سسلی کے علمی مراکز میں مسیحی اور یہودی فضلاء کی جو علمی سرگرمیاں تھیں ان کو Saracenic studies کے نام سے یاد کیا جاتا ہے[3] ان میں "دراسات شرقیہ" یا اسلامیہ کے تحت تیرہویں صدی کے اختتام تک عربی علوم وفنون کو یورپ تک منتقل کیا جا چکا تھا[4] اور یورپ میں ایک نئی تہذیب تشکیل پا رہی تھی جس کے اجزائے ترکیبی "یونانی۔عربی۔لاطینی" تھے[5] مختلف اقوام کے علوم وفنون سے استفادہ اگر مسلمانوں کو عہد عباسی میں تہذیبی قیادت کے منصب پر فائز کرنے کے سلسلے میں معاون رہا تھا تو مغربی زبانوں میں مسلمانوں کے اسی علمی سرمایہ کو منتقل کرنے ہی کی بدولت یورپ اپنے خواب گراں سے بیدار ہوا[6] جس وقت مشرق یا اسلامی دنیا تہذیبی اور فکری وعلمی سرگرمیوں کے ابھرتے مراکز سے بھری پڑی تھی، اس وقت "مغرب وحشت و بربریت کے دلدل میں تیزی سے دھنستے ہوئے جہالت اور پستی کی تاریک ترین گہرائیوں تک پہونچ چکا تھا"[7] صحیح معنوں میں مغرب کی نشاۃ ثانیہ پندرہویں صدی میں نہیں بلکہ اس سے قبل ہی عرب احیاء ثقافت کی مرہون منت ہے[8] یورپ کو نئی زندگی اٹلی میں نہیں بلکہ اسپین میں ملی[9] اسلامی دنیا کے ان علمی، ثقافتی اور فکری مراکز سے انسانی تمدنی ارتقاء کا ایک نیا باب سامنے آیا جس نے نوع انسانی کو ایک نئی

زندگی عطا کی[۱۰]

عہد عباسی میں جو تہذیب علمی، فکری اور ثقافتی سرمایہ اور اقدار سے معمور ہو کر جلوہ گر ہوتی ہے۔ اس کا وجود و نمود نوع انسانی کی فکری تاریخ کے عظیم ترین مراحل میں سے ایک مرحلہ کی حسین تصویر پیش کرتا ہے[۱۱] یہ حسین تصویر کسی بھی انسان سے اعلیٰ ترین خراج تحسین حاصل کرنے میں ناکام نہیں ہوتی[۱۲] لیکن ہم اسے کوئی پُراسرار معاملہ یا معجزہ بھی نہیں کہہ سکتے لیکن "شاید یہ ایک معجزہ ہے، کیونکہ یہ اسی قدر تیزی کے ساتھ سامنے آئی کہ ابتداء کے ساتھ ہی اس کی تکمیل ہو گئی"، اسے ہم پراسرار اس حد تک کہہ سکتے ہیں کہ فکری تخلیق کا ہر فعل اور ہر تہذیب کا ارتقاء ایسا معاملہ ہے جس کو پورے طور پر سمجھنے سے انسانی فہم قاصر ہے[۱۳]"۔
مسلمانوں کی اس عظیم الشان تہذیب نے جو خود اپنی ادبی، فنی اور فکری سرمایہ اور ورثہ سے مالامال اور ان کے مذہب کی تابانی کا آئینہ دار تھی[۱۴] پوری دنیا میں مختلف معاشروں کے اندر داخل ہو کر اس معیاری کمیت و کیفیت میں اثرات ڈالے جس کی نظیر دنیا کی فکری و ثقافتی تاریخی ارتقا میں ملنی مشکل ہے[۱۵]

تاریخ کے حوالے سے یقینی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ لاطینی یورپ کا علمی حلقہ عربی اسلامی ورثہ سے ترجموں کی مدد سے کب متعارف ہوا اور کسی بھی مغربی زبان میں مسلم مصنفین کی کتابوں کا سب سے پہلے کس نے ترجمہ کیا البتہ قسطنطین افریقی Constantine the African (۱۰۲۰ء تا ۱۰۸۷ء) وہ پہلا شخص ہے جس سے باضابطہ اور منظم انداز سے ترجمہ کرنے کے دور کا آغاز ہوتا ہے، ترجمہ کے واقعی تاریخی دور کی ابتداء بارہویں صدی ہی کو قرار دینا چاہیے[۱۶]

قسطنطین افریقی وہ پہلا معلوم شخص ہے جس نے سب سے پہلے لاطینی میں عربی کتابوں کا ترجمہ کیا[۱۷] یہ شخص Carthage میں ۱۰۲۰ء میں پیدا ہوا اور ایک زمانہ دراز تک سفر کرنے کے بعد (جو اس کے حصول علم کے سلسلہ میں معاون ہوا) وطن واپس آیا، اس کے سفر کی زندگی کے اکثر حصے غلامی کی حالت میں گزرے، لیکن یونانیوں، بابلیوں اور اہل ہند کے علوم سے واقف ہونے کی بنا پر اپنے ہم وطنوں سے کہیں زیادہ فائق رہا۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ان علوم و فنون سے واقف ہونے کی بنا پر اس کو اہلِ وطن نے جادوگر قرار دیا اور اس کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ چنانچہ اس نے

گیارہویں صدی کے نصف میں یورپ کی راہ اختیار کی چونکہ اپنی اصل مادری زبان کے علاوہ عربی اور لاطینی سے بھی واقف تھا اسی لیے سسلی کے نارمن نسل کے فرمانروا Robert Guiscard نے سکریٹری کے طور پر اس کو ملازم رکھ لیا۔[۱۸]

قسطنطین افریقی کے لاطینی ترجمے اگرچہ کچھ زیادہ تشفی بخش نہیں سمجھے جاتے، تاہم اسے عہد وسطیٰ میں یورپ کے ذہنی ارتقاء کی تاریخ میں اہم ترین شخصیتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ۱۰۶۰ء میں وہ Salerno آیا، یہیں سے اس کی علمی سرگرمیاں شروع ہوتی ہیں۔[۱۹] ان علمی اور ادبی سرگرمیوں ہی کی وجہ سے اس کو Orientis et occidentis doctor یا ماہر دراسات شرقیہ وغربیہ کا خطاب دیا گیا تھا۔[۲۰] اس کے ترجمہ کا یہ اثر ہوا کہ بعد کے عہد وسطیٰ میں Materia Madica (مخزن الادویہ) اور Poly Pharmacy پر بڑی توجہ مبذول کی جانے لگی اس پر عربوں کا سب سے زیادہ اثر تھا۔[۲۱] اس نے جن کتابوں کو لاطینی زبان میں منتقل کیا، ان کی تعداد ۳۲ بتائی جاتی ہے۔[۲۲]

اسلامی اندلس کے امراء وسلاطین مختلف علوم وفنون کے ارتقاء کے سلسلہ میں کیا تعاون پیش کر رہے تھے اور اس وقت کے مسلمانوں کا علمی ذوق اور اشتغال کس حد تک تھا، یہاں اس پر خامہ فرسائی کا موقع نہیں ہے۔[۲۳] یہاں تو صرف یہ جائزہ لینا مقصود ہے کہ یورپ کو خواب گراں سے بیدار کرنے میں عربی واسلامی اثرات نے کیا کردار ادا کیا۔ تاریخ کے روزن سے جھانک کر اگر علوم وفنون کے اسلامی مراکز کا نظارہ کیا جائے تو عہد اموی (۶۶۱ء تا ۷۵۰ء) میں دمشق، عہد عباسی (۷۵۰ء تا ۱۲۵۸ء) میں بغداد، عہد اغالبہ (۸۰۰ - ۹۰۳ء) میں قیروان، اصفہان، کوفہ، تونس، اور قاہرہ جیسے تاریخی مراکز نظر آئیں گے۔[۲۴] مسلمانوں کا علمی سرمایہ مغرب کے جن مراکز میں پہونچ کر مغربی زبانوں اور خصوصاً لاطینی زبان میں منتقل ہوا، ان میں طلیطلہ (Toledo) پیرنس (Pyrenees) لورین (Lorraine) طولوس (Toulouse) ناربون (Narbonne) مونٹ پیلیے (Montpellier) سیبول (Seville) سلرنو (Salerno) اور دیگر مراکز شہرت رکھتے ہیں۔[۲۵] عربی اسلامی علمی سرمایہ کو یورپ کی زبانوں میں منتقل کرنے کے سلسلہ میں طلیطلہ (Toledo)

ہی کو مرکزی حیثیت حاصل رہی[۲۶]۔

اسپین میں لاطینی ثقافت کا عربی اسلامی ثقافت سے قریبی اتصال رہا[۲۷]۔ عربی زبان کے علمی سرمایہ کو لاطینی زبان میں منتقل کرنے کی منظم انداز سے ابتدا، Toledo کے پادری Raymond سے مربوط ہے جو اس منصب پر ۱۱۳۰ء سے لے کر ۱۱۵۰ء تک فائز رہا[۲۸]۔ ۱۱۳۰ء یا اس کے تھوڑے زمانہ بعد اس نے ترجمہ کے لیے ایک ادارہ قائم کیا اور اس ادارہ کا ڈائرکٹر ایک دوسرے پادری Dominicus Gundisalvi کو بنایا[۲۹] جس پر فلسفہ اور سائنس کی عربی کتابوں کو لاطینی میں منتقل کرانے کی ذمہ داری تھی جس میں ارسطو کی کتابوں کے عربی ترجمے اور فارابی[۳۰] و ابن سینا[۳۱] کی وہ کتابیں بھی شامل تھیں جو یونانی منطق، فلسفہ، طب اور دیگر علوم کے عربی ترجمہ، تشریح یا تنقیح و تنقید پر مشتمل تھیں[۳۲]۔

مغرب میں عربی کتابوں کے ترجمے کی تاریخ کو تین مختلف ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، پہلا دور گیارہویں صدی مسیحی کے نصف آخر سے شروع ہو کر بارہویں صدی کے نصف اول پر ختم ہوتا ہے، قسطنطین افریقی اس عہد کا سب سے نمایاں نمائندہ مترجم تھا، دوسرا دور بارہویں صدی کے نصف اول سے شروع ہو کر اسی صدی کے نصف آخر پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور کا سب سے نمائندہ مترجم John of Seville (۱۱۲۶ء تا ۱۱۵۱ء) تھا جس نے عربی سے لاطینی میں ۱۸ کتابوں کو منتقل کیا۔ تیسرا دور بارہویں صدی کے نصف آخر سے شروع ہو کر تیرہویں صدی پر ختم ہوتا ہے، اس دور میں جرارڈ قرامونی (Garard of Cremona) (۱۱۱۴ء تا ۱۱۸۷ء) کے ترجموں کی بدولت یورپ میں عربی علوم نے سیلاب کی شکل اختیار کر لی اس کے ترجموں کی تعداد پچاسی[۸۵] ہے[۳۳]۔

اسپین اور سسلی[۳۴] دو ایسے ممالک تھے جہاں کے علمی مراکز سے عربی طبی علوم پورے یورپ میں پھیلے[۳۵]، لیکن اس سلسلہ میں اسپین کو سسلی سے کہیں زیادہ فوقیت حاصل تھی[۳۶]۔ طلیطلہ (Toledo) جس پر عیسائی حکومت کر چکے تھے، اس وقت بھی بڑی حد تک مسیحی باقی رہا، جب مسلمانوں کا اس پر قبضہ ہو گیا۔ طلیطلہ ۷۱۲ء سے لے کر ۱۰۸۵ء تک مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ اس مرکز علم سے جب ترجموں کا سلسلہ چلا

تب بھی اسپین کا ایک دوسرا شہر قرطبہ (Cardova) عربی علوم طب اور فلسفہ کے سلسلہ میں بنیادی مرکز رہا، اس زمانہ میں طب وفلسفہ ایک ساتھ پڑھایا جاتا تھا۔ مسلمانوں کی آمد سے قبل بھی سیول (Seville) عربی اور دیگر مشرقی زبانوں کے ایک اہم مرکز کی حیثیت رکھتا تھا، اور آگے چل کر بڑی حد تک ترجمہ کا کام اسی کی یونیورسٹی میں انجام پایا۔[37] ۱۰۸۵ء میں کاستیہ (Castile) کے مسیحی حکمراں الفونس (Alphonse) نے طلیطلہ پر قبضہ کر لیا۔[38] مسیحی سرپرستی کے تحت اس کے ادارہ میں زیادہ منظم انداز سے کام ہونے لگا اور مغرب کے لاطینی علماء کو دراسات شرقیہ کے سلسلہ میں زیادہ سہولتیں اور حوصلہ افزائیاں حاصل ہوئیں۔[39] اسپین کے یہودیوں نے جن کا ذریعۂ تعلیم عربی زبان تھی طب اور فلسفہ کی کتابوں کے عبرانی ترجمہ میں خصوصًا سرگرمی سے حصہ لیا۔[40] عمومی سائنس کی تاریخ میں وہ اس پہلو سے اہمیت کی حامل ہیں، عرب سائنس اور فلسفہ مکمل طور سے یورپ کے سامنے تھا۔[41] طلیطلہ سے روانہ ہونے والا علمی اور فکری قافلہ پیرینس (Pyre-nees) سے راہ بناتے ہوئے البین (Alpine) کے درّوں سے ہو کر لورین (Lorraine) جرمنی، وسط یورپ اور خلیج برطانیہ کو پار کرتے ہوئے برطانیہ تک پہونچ گیا تھا۔[42] جنوبی فرانس کے اہم مراکز میں ٹولوز، ناربون، اور[43] مونٹ پیلیر کے نام آتے ہیں ان میں سے آخرالذکر تو تیرہویں صدی میں فرانس میں طب اور فلکیات کے علوم کا اہم ترین مرکز بن گیا تھا۔[44] لورین (Larrainne) دسویں صدی ہی میں عربی سائنس سے متعارف ہو چکا تھا اور بعد کی دو صدیوں میں سائنسی اثرات کے سلسلہ میں اہم مرکز بن گیا۔ لیج (Liege) جارز (Gorze) کولونہ (Colonga) اور دیگر لوتھارینی (Lotharingian) شہر عربی علوم کی افزائش کے لیے سازگار ثابت ہوئے۔[45] فلورین (Florrainne) سے اس کی ضیاء پاش کرنوں نے جرمنی کے دیگر حصوں کو منور کیا۔ جس کی روشنی وہاں تعلیم پانے والے افراد کے ذریعہ نارمن برطانیہ تک پہونچی۔[46] شمال میں جرمن حکمرانوں کے ذریعہ اسپین کے مسلمان حکمرانوں کے دور میں سفیروں کا تبادلہ اکثر وبیشتر ہوتا رہا جو فکری وعلمی لحاظ سے سودمند ثابت ہوا۔ ۹۵۳ء میں جرمن کے مشہور حکمراں اوٹو (Otto) نے جان (John) نامی ایک لوتھارنگین راہب کو سفیر بنا کر بھیجا۔ اس نے قرطبہ میں تقریبًا تین سال تک قیام کیا، وہاں عربی سیکھی اور اپنے ساتھ بہت سے عربی

مخطوطات لے کر وطن واپس آیا۔ اس طرح اسپین کے عربی علوم تمام مغربی یورپ میں داخل ہوئے[۴۶] Adelard of Bath (۱۱۲۶ء تا ۱۱۵۱ء) ان ابتدائی مترجمین میں سے تھا جو ادارہ کے قیام سے قبل ۱۱۰۰ء میں طلیطلہ آچکا تھا[۴۷]۔ اس نے سسلی کا بھی سفر کیا اس نے اقلیدس کے عربی نسخہ کا لاطینی میں ترجمہ کیا[۴۸]۔ اور عرب سائنس کی ایک تلخیص تیار کر کے شائع کیا[۴۹]۔ ایک دوسرا شخص جس کا اس موقع سے ذکر کیا جا سکتا ہے Robert de Retines نامی ایک انگریز تھا جس نے ۱۱۴۱ء اور ۱۱۴۳ء کے درمیان قرآن کا سب سے پہلے لاطینی زبان میں ترجمہ کیا تھا[۵۰]۔

طلیطلہ کے ادارہ میں جن کتابوں کا ترجمہ ہوا ان میں ترجمہ کا انداز بالکل لفظی اور مزاج بالکل عربی تھا[۵۱]۔ مترجمین عربی الفاظ کے لیے لاطینی مترادف لانے کی کوشش کرتے تھے اگرچہ اصل کے معنی پورے طور پر منتقل نہ ہوں۔ اگر کسی عربی لفظ کے مناسب لاطینی لفظ نہ ملتا تو عربی لفظ ہی کو لاطینی میں اسی طرح لے لیتے، ان کے سامنے عربی الفاظ کے لیے لاطینی الفاظ اور اصطلاحات کا مسئلہ سب سے زیادہ پیچیدہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ الکیمیاء کے لیے Alchemy، الاکسیر کے لیے elixir صفر کے لیے Cypher، فارسی لاژورد کے لیے Azurd جیسے الفاظ آج تک پہنچ چکے ہیں[۵۲]۔ لاطینی، فرانس اور دیگر ترجموں میں پائے جانے والے عربی الفاظ بے شمار ہیں، رسلر نے نمونے کے طور پر کچھ الفاظ درج کیے ہیں[۵۳]۔ سسلی کے حکمراں فریڈرک دوم (۱۲۱۲ء تا ۱۲۵۰ء) نے جب ۱۲۳۱ء میں حکومت کو از سر نو منظم کرنے کے بعد پاپائیت سے کشمکش کا آغاز کیا[۵۴] اور اپنے دربار سے بہت سے علماء و فضلاء کو متعلق کیا تو ان علماء میں میخائل اسکاٹ (۱۱۷۰ء تا ۱۲۹۴ء) بھی شامل تھا، اس نے عربی کتابوں کے مطالعہ اور ترجمہ کا آغاز پلرمو ہی میں کر دیا تھا۔ فریڈرک دوم نے اس طرح دراصل پاپائیت کے خلاف سخت قدم اٹھایا تھا جو ہمیشہ علوم و فنون کی حوصلہ شکنی کرتی رہی تھی، اسکاٹ نے سب سے پہلے ابن رشد[۵۵] کی کتابوں کا ترجمہ کیا جس کا مغربی لاطینی علم کلام پر بڑا اثر پڑا[۵۶]۔ اس نے ابن سینا اور ارسطو کی بھی کئی کتابوں کو لاطینی میں منتقل کیا۔ ۱۲۱۷ء میں اسکاٹ کا طلیطلہ میں موجود رہنے کا واضح طور پر ثبوت ملتا ہے[۵۷] اسکاٹ کی لاطینی کتابوں میں ابن رشد کی De coelo et mundo

(فی السماء والعالم) De generation et de corruptione (کتاب الکون والفساد) اور Physics (کتاب الطبیعیات) کی شرح بھی شامل ہے[۵۸]
فریڈرک II مشرقی آداب و روایات کا بڑا مداح تھا[۵۹]۔ اس نے مشرقی آداب و اطوار اختیار بھی کر لیے تھے[۶۰]۔ خصوصاً عربی اطوار و روایات[۶۱]۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ عربی فلسفہ کا وہ بڑا مداح تھا کیوں کہ اس نے اس موضوع پر اصل عربی کتابوں کا مطالعہ کیا تھا[۶۲]۔ وہ عربی، فرانسیسی، جرمن، اطالوی اور یونانی زبانیں جانتا تھا[۶۳]۔ عام مورخین اس کو ایک آزاد مفکر کے لحاظ سے پیش کرتے ہیں[۶۴]۔ ۱۲۲۴ء میں اس نے نیپلس (Naples) میں ایک یونیورسٹی قائم کی اور منصوبہ بند طور پر عرب علوم و فنون کو مغربی دنیا تک پہونچانے کے لیے ایک اکیڈمی بھی قائم کی[۶۵]۔ عربی سے لاطینی اور یونانی زبانوں میں اس اکیڈمی میں بہت سے ترجمے کیے گئے[۶۶]۔ اسی کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی بدولت تقریباً ۱۲۱۷ء میں میخائل اسکاٹ طلیطلہ آیا اور ارسطو کی کتاب "السماء والعالم" (De coelo et mundo) کی ابن رشد کی شرحوں کا ترجمہ کیا[۶۷]۔ اس نے ابن رشد اور ابن سینا کی بعض دیگر کتابوں اور شرحوں کو بھی لاطینی میں منتقل کیا۔ عربی کتابوں کے ان ترجموں اور تصحیح کے ساتھ مطلق علمی و سائنسی سرگرمیوں کو مسیحی یورپ کا مذہبی طبقہ کن نظروں سے دیکھتا تھا، اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ دانتے نے طربیہ خداوندی میں میخائل اسکاٹ کو دوزخ میں دکھایا ہے[۶۸]۔

مترجمین کی تمام دلچسپی طب، ریاضی، نجوم، فلکیات، فلسفہ اور طبیعیات کی کتابوں سے رہی، تیرہویں صدی کے وسط تک تقریباً ابن رشد کی تمام فلسفیانہ تصانیف و تراجم اور شروح کو لاطینی زبان میں منتقل کیا جا چکا تھا[۶۹]۔ اس سلسلہ میں صرف منطق (Organon) کی اس کی شرح اور ایک دوسری کتاب تہافۃ التہافۃ کو مستثنیٰ کیا جاتا ہے جن کا ترجمہ ۱۳۲۷ء میں یہودی فاضل Colonymes نے مکمل کیا[۷۰]۔

فریڈرک II کے جانشین حکمرانوں نے بھی عربی علوم و فنون کی اشاعت کی حوصلہ افزائی کی[۷۱]۔ فریڈرک باربروسا[۷۲] Frederick Barbarossa اور دیگر سلاطین کی حوصلہ افزائی سے طلیطلہ کی تحریک ترجمہ میں مزید پیش رفت ہوئی، مورخین کا بیان

ہے کہ جرارڈ قرامون Gerard of cremona (۱۱۱۴ء تا ۱۱۸۷ء) بروساہی کی دعوت پر ۱۱۶۷ء میں طلیطلہ گیا تھا اور مقصد ابن سینا کی القانون کا ترجمہ کرنا تھا۔[73]

تیرہویں صدی مسیحی بنیادی طور پر عربوں کی کلامی روایتوں کے احیاء کا عہد تھا۔[74] جس کو پوری نوع انسانی کی تاریخ میں اہم حیثیت حاصل ہے۔[75] اس زمانہ میں فکری سرگرمیوں کا منبع بنیادی طور پر عرب مصنفین تھے۔[76] جن میں سے ابن رشد، ابن زہر[77] (Avenzoar) متوفی ۵۹۵ھ مطابق ۱۱۹۸ء، ابن رشد (Averroes) اور البقاسیس[78] (Albucasis) ممتاز ترین حیثیت رکھتے ہیں۔ البرٹ اعظم (Albertus Magnus) اور راجر بیکن (Rajer Becon) جو تیرہویں صدی مسیحی کے عرب کلامی طب کے ممتاز فضلاء شمار کیے جاتے ہیں ان کی تعلیم کے ذرائع مکمل طور پر عربی تھے۔[79]

جرارڈ قرامون جیسے باصلاحیت اور ماہر زبان دان کے لیے وہ مشکلات جلد ہی ختم ہوگئیں جو طلیطلہ کے ابتدائی مترجمین کو پیش آتی تھیں۔[80] اس نے عربی ایک مقامی مسیحی عالم ابن مخالب سے سیکھی تھی۔[81] اس نے جن کتابوں کا ترجمہ کیا وہ مشرقی اسلامی ریاستوں سے مغرب لائی گئی تھیں۔[82] طلیطلہ ہی میں ۷۳ سال کی عمر میں اس کا انتقال ہوا۔ وصیت کے مطابق St. Lucy کی خانقاہ میں اس کی ساری کتابیں رکھ دی گئیں جہاں اس کی تدفین عمل میں آئی تھی۔[83]

جرارڈ نے شاید القانون کا ترجمہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کے ایک صدی بعد Gerard of Sibboinetta نے اس کو مکمل کیا اور اسی نسخہ کو سامنے رکھ کر بہت سے نئے ترجمے سامنے آئے۔[84] قرامون کی طرح سیبونٹ نے بھی عربی سرمایہ کو لاطینی یورپ تک منتقل کرنے میں بڑی خدمات انجام دیں۔[85] دونوں جرارڈوں کے ترجمے مخطوطہ کی شکل میں پیرس، روم اور آکسفورڈ کے کتب خانوں میں آج تک محفوظ ہیں۔[86] جرارڈ قرامون کے اکثر ترجمے ۱۱۷۰ء اور ۱۱۸۷ء کے درمیان ہوئے طب کی بنیادی کتابوں کے ترجمہ کی ترتیب اس طرح دی جاتی ہے۔

۱۔ رازی[87] کی کتابیں جو Liber ed Almansorum کے نام سے مشہور ہیں۔

۲۔ البقاسیس کے سرجری سے متعلق تین رسالے۔

(۳) ابن سینا کی القانون جس کا ایک حصہ سرجری سے متعلق ہے۔[۸۸]
اس زمانہ کے لاطینی مترجمین میں مارکوس (Marcus) (۱۲۰۰ء) کا نام بھی آتا ہے جس نے جالینوس کی بعض عربی ترجمہ شدہ کتابوں کو لاطینی میں منتقل کیا، اسی طرح دمینکو گا نجلس (Demenico gonzeles) نے جو ایک مقامی عیسائی تھا۔ ارسطو کی دو کتابوں اور ابن سینا کی Sufficien tia کا ترجمہ کیا۔[۸۹]

۱۲۰۴ء میں قسطنطنیہ کی فتح کے بعد مغرب کو ان کتابوں کے اصل یونانی نسخے حاصل ہونے لگے، جو عہد عباسی میں عربی میں منتقل کی گئی تھیں۔ ابتدائی یونانی کتابیں جو مشرق میں پائی جاتی تھیں، عموماً فلسفہ سے متعلق ہوتی تھیں اور یہ معلوم ہے کہ لنکولن (Lincoln) کے پادری رابرٹ گراسٹسٹ کے ایما پر ارسطو کی کتاب الاخلاق (Ethics) کا ترجمہ اصل یونانی نسخے سے کیا گیا تھا اور ولیم آف میور بیک (William of Moerbeke) نے اسی کے کتاب الشعر اسطوریتا اور کتاب السیاستہ کو لاطینی میں منتقل کیا تھا، لیکن ان ترجموں سے اس رجحان پر کوئی اثر نہیں پڑا جو طلیطلہ کے ادارہ میں ترجمہ شدہ کتابوں کے مطالعہ اور مقبولیت کے سلسلے میں پایا جا رہا تھا۔[۹۰]

سسلی کا مرکز ترجمہ اندلس کے مرکز کے مقابلہ میں کم سرگرم تھا اور ۱۲۸۵ء میں یہودی فراگوٹ (Farragut) کی موت سے جو سسلی الاصل اور سلرنو ہی کا تعلیم یافتہ تھا جو عرب طب کا اہم مرکز تھا ترجمہ کا ایک بڑا عہد اختتام کو پہونچا۔[۹۱] فیراگوٹ نے جن کتابوں کا ترجمہ کیا ان میں رازی اور بعض دوسرے مسلم مصنفین کی کتابیں اور جالینوس کی ایک کتاب شامل ہے جس کو حنین بن اسحاق نے عربی میں منتقل کیا تھا اسی عربی ترجمہ کا فراگوٹ نے لاطینی میں ترجمہ کیا۔[۹۲]

یہ سارے ترجمے یورپ کے کلامی دانشوروں کے مطالعہ میں رہے۔[۹۳] اس وقت مغرب میں جو کلامی روایتیں اور شخصیتیں تھیں انھوں نے عربی فکر و فلسفہ پر سخت حملے بھی کیے۔[۹۴] ان کلامی شخصیتوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) شارحین

(۲) جامعین

(۳) تطبیق دینے کی کوشش کرنے والا گروہ جس نے جدلیات کے ذریعہ یونانی

اور عرب علماء کے آرا میں تطبیق کی کوشش کی۔
(۴) وہ افراد جنہوں نے مستقل ترتیب کے ساتھ کسی مصنف کے خیالات کو جمع کیا اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی[۹۵]

تاریخ کا یہ وہ دور تھا جس میں آزاد فکر کی نمایاں کمی محسوس ہوتی ہے[۹۶] قسطنطین افریقی کے اثرات تیرہویں صدی میں ظاہر ہونے لگے جنھیں گوالتھرنوس، رچرڈس انگلیوس، گلبرٹ انگلیوس، پطرس ہسپانس، انیگلیکس، اور ژاں سینٹ امانڈ (Jean St. Amand) کی تحریروں میں محسوس کیا جا سکتا ہے۔ سینٹ امانڈ نے Revocatum Memorial کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی جو دراصل جالینوس اور ابن سینا کے خیالات و نظریات کا مجموعہ تھی، اس کی ایک اور کتاب Aveslae ہے جس کو Materia Medica کے سلسلہ میں دستورالعمل جیسی چیز Vade Mecum شمار کی جاتی ہے[۹۷]

عربی کتابوں کے ترجمے سے یورپ میں اس وقت رائج طب اور فلکیات کے نظریات پر بہت اثر پڑا[۹۸]۔ اور عہد وسطیٰ کے طبی نصاب کے موضوع پر فلکیات نے ایک اہم مضمون کی حیثیت اختیار کر لی جس کی اہمیت بدستور سائنس اور طب کے عہد وسطیٰ (۱۵۴۳ء) کے اختتام تک باقی رہی[۹۹]

عناصر اربعہ کا عقیدہ مسیحی دنیا میں ارسطو کی کتابوں سے ورثہ کے طور پر چلا آرہا تھا اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ تمام مادی چیزیں چار عناصر سے ترکیب پاتی ہیں یعنی آگ، پانی، ہوا، مٹی، عربی کتابوں کے ذریعہ ہی اس نظریہ کو مزید تقویت ملی[۱۰۰] اسی طرح منطقۃ البروج سے متعلق علامات، سیارے اور انسانی جسم کے مختلف حصوں میں براہ راست تعلق اور تفاعل کا اعتقاد اگرچہ کلاسیکل عہد سے چلا آرہا تھا (خصوصاً مینیکس ماٹیرنس ۳۳۰ء، ادتیوس ۳۸۰ء اور دیگر یونانی مصنفین کی کتابوں کی بدولت) مگر لاطینی یورپ میں عربوں ہی کی بدولت اس کو تائید حاصل ہوئی[۱۰۱]۔ عربی کتابوں نے بڑے پیمانے پر عہد وسطیٰ میں تصنیف کی جانے والی کتابوں پر اثر ڈالا ان کتابوں میں ڈائگراموں کے ذریعہ انسانی اعضاء کو بتایا گیا ہے۔ جن پر منطقۃ البروج اور اس کے علامات کا اثر پڑتا ہے اور ساتوں سیاروں کے تعلق کو Viscare یا احشاء

امعاء سے دکھایا گیا ہے یہ اعتقادات *Macrocosme* (عالم اکبر) اور *Microcosme* (عالم اصغر) کے نظریات سے مربوط تھے۔ مؤخرالذکر ہی کی اساس پر عربی عہد سے قبل کے سائنسی نظریات اور خیالات تشکیل پائے تھے[۱۲]
فراگوٹ کی موت پر ترجمہ کا دور ختم ہوتا ہے۔ مگر اس وقت تک عربی اسلامی علمی وثقافتی ورثہ ترجمہ کی شکل میں لاطینی یورپ کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے بعد ہمارے سامنے وہ کلامی عہد آتا ہے جس میں عربی طبیعیاتی، فلسفیانہ اور الہیاتی علوم کا پہلے متصوفانہ پھر عقلیت پسندانہ منہاجیات سے مطالعہ کیا گیا[۱۳]

نویں صدی اور بارہویں صدی کا درمیانی عرصہ ایمان اور عقل کے درمیان تطبیق دینے کا عہد قرار دیا جاتا ہے اسی عہد میں ان عناصر کا بھی خصوصیت کے ساتھ مطالعہ کیا گیا جن سے کوئی زبان ترکیب پاتی ہے، اس کے نتیجہ میں دو مکاتب فکر کے درمیان زبانی جدلیات اور نہ ختم ہونے والے اختلافات شروع ہوئے جن کو *Scotists* اور *Nominalists* یا *Thomists* کے نام سے *Realists* یاد کیا جاتا ہے[۱۴] بارہویں صدی سے لے کر سولہویں صدی تک ارسطو کی تحریروں سے خصوصاً عربی ذرائع سے متعارف ہونے کی وجہ سے اس قسم کی بحث ونظر میں زیادہ پیشرفت ہوئی، لیکن یہ پیش رفت تصوف کے ساتھ مظاہر فطرت کے مطالعہ کے سلسلہ میں بھی ہوئی۔ اسمیت (*Nominalism*) اور حقیقیت (*Realism*) کی باہمی کشمکش ہی سے، جو عمومی انداز سے سائنس اور طب میں روزافزوں ارتقاء سے مربوط تھی، عہد وسطیٰ کے طبی علم کلام میں انحطاط آیا۔[۱۵]

یورپ میں عربی اثرات کے مرتب ہونے کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ قرطبہ *Cordova* کے سقوط (۱۲۳۶ء) کے بعد ہی اسپین میں بڑی دانش گاہیں قائم کی گئیں، پندرہویں صدی کے اختتام تک صرف اسپین میں سولہ دانش گاہیں قائم کی جا چکی تھیں[۱۶] اگرچہ ان میں کچھ ایسی یونیورسٹیاں بھی تھیں جن میں شعبۂ طب نہیں تھا سیول (*Seville*) کی یونیورسٹی تو عربی تعلیم کے لیے خصوصیت کے ساتھ وقف تھی، اسپین کی جغرافیائی صورت حال ایسی تھی کہ عمومی انداز سے یورپ تک مشرقی علوم اور ورثہ کو منتقل کرنے میں بنیادی کردار ادا کر سکتی تھی[۱۷]

ترجموں کے سلسلہ میں ایک قابل غور بات یہ ہے کہ طب کی تمام کتابوں کو اسی وقت لاطینی میں منتقل کیا گیا، عہد عباسی میں یونانی کتابوں کے عربی ترجمہ کے سلسلہ میں جس صحت کا التزام کیا گیا تھا اسپین کے سسلی کے مراکز میں لاطینی ترجمہ میں وہ بڑی حد تک مفقود تھی[۱۰۷]۔ یہی وجہ ہے کہ عہد وسطیٰ میں جن عربی کتابوں کو لاطینی میں منتقل کیا گیا ان سے عربی طب کا یقینی اور صحیح خط و خال کا تصور کسی حد تک دشوار ہے[۱۰۸]۔

عہد وسطیٰ کے علم کلام کا عمومی انداز یورپ میں عربی احیاء کا براہ راست ثمرہ تھا[۱۰۹]۔ اس کا واضح طور پر اثر تو اس وقت سامنے آیا جب ۱۲۰۹ء میں پیرس میں سب سے پہلے مسیحی دینی اجتماع منعقد کیا گیا[۱۱۰]۔ صحیح ترین معنوں میں طبی لٹریچر عرب مصنفین اور قدماء کی تصانیف ہی سے تیار کیا گیا تھا[۱۱۱]۔ مغرب کے لاطینی باشندوں تک عربوں کا جو طبی لٹریچر پہونچا اسی کی بدولت تقریباً بارہویں صدی کے نصف میں مغرب کے طبی نظام کو دوبارہ جنم ملا جہاں سے صحیح معنوں میں عہد وسطیٰ کا آغاز ہوتا ہے[۱۱۲]۔

تیرہویں صدی میں جب عربی تصانیف کے ذریعہ ارسطو کی طبی سائنسی کتابوں سے مغرب متعارف ہوا، یہی عمومی انداز وہاں علوم و فنون کے احیاء کا سبب تھا[۱۱۳]۔ نئی سائنسی تحریک جن کے زیر سایہ پروان چڑھی، اس سلسلہ میں ابن سینا (۱۰۳۷ء) غزالی (۱۱۱۱ء) اور ابن رشد (۱۱۹۸ء) کے نام واضح طور پر لیے جا سکتے ہیں[۱۱۴]۔ یونیورسٹیاں ہی وہ بنیادی مراکز تھیں جن کا اثر فکری رجحانات پر زیادہ پڑا۔ نو ارسطویت (Neo-Arstotelianism) کا ظہور و ارتقاء پہلے مرحلہ میں درسی کتابوں کے اختصارات اور ابن سینا و غزالی کی شروح سے ہوا اور بعد میں ارسطو کے کسی حد تک مکمل نسخوں اور ابن رشد کی "شرحوں" کا زیادہ اثر پڑا۔ ان میں سے پہلا نسخہ منطق پر ہے جس کو ۱۱۵۰ء میں طلیطلہ کے ادارہ ترجمہ میں مکمل کیا گیا تھا۔ اس وقت لاطینی یورپ کے علمی حلقوں میں ساری علمی و فکری سرگرمیوں کا محور غزالی، فارابی، ابن سینا (۸۷۰ — ۹۵۰) ابن عربی (۱۱۶۵ — ۱۲۰۴ء) اور دیگر اسلامی کلامی اور فلسفیانہ شخصیتیں رہیں[۱۱۵]۔

راجر بیکن کی کتاب Epistela de accidentibus Senectu کا سارا مواد عربی طبی کتابوں سے ماخوذ ہے[۱۱۶]۔ اس میں ابن سینا، رازی اور دیگر اندلسی اطباء و حکماء کی کتابیں بھی شامل ہیں۔ اس کتاب کی تصنیف کے بعد اس نے یونانی زبان

سیکھنا شروع کی تھی جو اس وقت اٹلی میں تحریر اور بول چال کی زبان تھی، اسے عربی نہیں آتی تھی۔[۱۱۷]

اس صدی میں بلوگنہ (Bolegna) کی دانش گاہ طبی تعلیم کا ایک اہم مرکز بن گئی، ۱۲۶۰ء میں وہاں ایک سائنسی اسکول کھولا گیا تھا جس کو فلورنس کے تھوڈیس (Thadeus) کے نام سے جوڑا جاتا ہے، جس کی تاسیس خود ابن سینا کے افکار و نظریات پر ہوئی تھی۔[۱۱۸] اسی صدی کے اختتام پر بلوگنا میں طب اور فلکیات میں ایک قریبی ربط پیدا ہو گیا اور رتھیوڈورس، رولینڈ آف پارما اور ولیم آف سالیسٹو کی خصوصی توجہ کی بدولت وہاں سرجری کی تعلیم اچھی ہونے لگی رتھیوڈورس (۱۲۰۶ء، ۱۲۹۸ء) کی ساری سرگرمیاں بلوگنا ہی میں انجام پائیں۔[۱۱۹] اسپین کے یہودیوں میں ابن رشد کے فلسفہ کے سلسلہ میں ایک زبردست مکتب فکر پیدا ہو گیا تھا،[۱۲۰] جس کے واسطے سے بعد میں ابن رشد کے افکار و نظریات سے لاطینی کلامی حلقہ متعارف ہوا۔[۱۲۱] خصوصاً یہودیوں نے عربی فلسفہ کو لاطینی اور عبرانی زبان میں منتقل کرنے کے سلسلہ میں جو خدمات انجام دیں اور جن کی تاریخی حیثیت تسلیم شدہ ہے ان کو دو مرحلوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، پہلا مرحلہ تو وہ ہے جب اصل عربی کتابیں براہِ راست ان زبانوں میں منتقل ہو رہی تھیں اور کسی قسم کے حذف و اضافہ سے کام نہیں لیا جاتا تھا، اس مرحلہ میں جن کتابوں کا ترجمہ ہوا اسلامی فلسفہ میں ان کو مرکزی اہمیت حاصل ہے، دوسرے مرحلہ میں یہودیوں کی حیثیت مختلف تھی اب وہ خود اپنی کلامی روایتوں اور ورثہ کو پیشِ نظر رکھ رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ داخلِ نصاب کتابوں اور مصنفین کے انتخاب پر اُس وقت کے یہودی علم کلام کے اثرات مرتب ہو رہے تھے۔[۱۲۲] اسپین کے یہودی خصوصاً طب کے میدان میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے جن کا سرمایہ مکمل طور پر عرب مصنفین کی کتابیں تھیں انھوں نے عرب مصنفین کی تحقیقات کو مزید آگے بڑھایا۔[۱۲۳]

تاریخی ترتیب کے لحاظ سے عربی سے عبرانی میں ترجمہ کا کام عربی سے لاطینی میں ترجمہ کے بعد شروع ہوا۔ چنانچہ عبرانی زبان میں ترجمے تیرہویں صدی میں ہونے شروع ہوئے۔[۱۲۴] اس سلسلہ میں سب سے زیادہ مشہور اور ممتاز یہود ابن تبون کا خاندان رہا لیکن خود ابن تبون کا مترجم ہونا محل نظر ہے، سب سے پہلا ترجمہ سموئیل بن تبون نے

کیا تھا جس کو "آراء الفلاسفۃ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، یہ دراصل ابن رشد اور دیگر مسلمان فلاسفہ کی کتابوں سے لی گئی مختلف عبارتوں کا مجموعہ تھا[۱۲۵] لاطینی ترجموں اور عبرانی ترجموں کا زمانہ کسی حد تک باہم مل بھی جاتا ہے، لیکن دونوں بالکل جداگانہ اور آزاد حیثیت کے حامل رہے اور ان میں سے کوئی دوسرے پر اثر انداز نہیں ہوا، البتہ چودھویں صدی میں اس قسم کے اثرات کی ضرور نشاندہی کی جاسکتی ہے[۱۲۶] لاطینی اور عبرانی زبانوں میں منتقل کرنے کے دوسرے مرحلہ میں اس میں بہت سی کتابیں ایسی ملتی ہیں جو عربی سے عبرانی کے توسط سے لاطینی میں منتقل کی گئیں۔ اسی وجہ سے ابن رشد کے فلسفہ کو اور زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی، کیونکہ اس سے قبل جن عربی کتابوں کو براہِ راست لاطینی میں منتقل کیا جارہا تھا ان میں زیادہ انحصار ابن سینا پر کیا جاتا تھا[۱۲۷]

چودھویں صدی ہی میں ابن رشد کے فلسفہ کی عبرانی شرحوں کا آغاز ہوتا ہے اس سلسلہ میں اہم نام لیوی بن غرلیسون کا لیا جاتا ہے جو Bagnol کا باشندہ تھا، اس نے ابن رشد کی "الاتصال" اور اصل العالم پر اس کے ایک دوسرے رسالہ کی شرح لکھی، اسی کا ایک معاصر موسس آف ناربون تھا جس نے ۱۳۲۴ء اور ۱۳۵۰ء کے درمیان ان ہی کتابوں کی شرح لکھی جن کی شرح لیوی خود لکھ چکا تھا، البتہ اس نے ابن رشد کے طبیعیاتی رسالہ کی بھی شرح لکھی[۱۲۸]

چودھویں صدی کو یہودیوں کے علم کلام کا عہد زریں قرار دیا جاتا ہے لیکن خود اس صدی کے اختتام پر اس پر زوال بھی آگیا، البتہ ابن رشد کے فلسفہ کے مطالعہ اور شرح نگاری کا عمل بدستور جاری رہا[۱۲۹]، الیاس میڈ کو جس نے پدوا کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی تھی، رینان کے نزدیک آخری دور کا ایک بڑا ماہر رشدیات تھا[۱۳۰] اس نے ۱۴۸۵ء میں de subslantia arbis کی ایک شرح لکھی اور ابن رشد کے فلسفہ کی تشریح و تفہیم پر ایک کتاب بھی شائع کی[۱۳۱]

سولہویں صدی میں ابن رشد کے فلسفہ پر زوال آیا[۱۳۲] ۱۵۶۰ء میں ابن رشد کی منطق کی ایک تلخیص Riva di Trento میں شائع کی گئی۔ بہر حال یہ کتاب یہودیوں کے خلاف ایک معیاری تصنیف کی حیثیت سے باقی رہی، البتہ منطق کے علاوہ فلسفہ اور دیگر موضوعات میں ابن رشد کے افکار زوال کا شکار

ہو گئے، چنانچہ ابی موسیٰ (Moss almosnine) ۱۵۳۸ء نے ابن رشد کے افکار کے خلاف غزالی کے افکار و نظریات کا سہارا لیا ہے اور خود افلاطون سے ان لوگوں کی دلچسپی کے بھی آثار ملتے ہیں، جنھوں نے عہود مظلمہ کے تبرکات و باقیات کے طور پر ارسطو کو حقارت کی نظروں سے دیکھنا شروع کردیا تھا۔[۱۳۳]

طلیطلہ کے ادارہ میں ہونے والے ترجموں کی اشاعت کے سلسلہ میں کچھ کہنا مشکل ہے، البتہ یہ بات یقینی ہے کہ آئندہ تیس سالوں میں ارسطو کی منطق کی تمام کتابیں عربی سے لاطینی میں منتقل ہو کر پیرس کے علمی حلقوں کے مطالعہ میں آچکی تھی۔[۱۳۴] Beothin John Scotus کے واسطہ سے جو لاطینی ترجمے وہاں کے علمی حلقوں میں عام ہوئے اور اسی طرح St. Augustine کے ذریعہ افلاطون کی جو چیزیں ان کے سامنے آئیں، ان ہی سے مسیحی علم کلام کی اساس اور اس کے ارتقاء کا سامان فراہم ہوا۔[۱۳۵] لاطینی علم کلام کا ارتقاء بعد میں تین مرحلوں سے گزرا، پہلا مرحلہ تو ارسطو کی بقیہ کتابوں سے واقفیت اور ساتھ ہی ساتھ عربی سے ترجمہ کی شکل میں مکمل نظام منطق کو لاطینی میں منتقل کرنے کی شکل میں تھا، دوسرا مرحلہ قسطنطنیہ پر ۱۲۰۴ء میں قبضہ کے بعد جب اصل یونانی نسخے ہاتھ آنے لگے، ان کے ترجمہ کا ہے اور تیسرا مرحلہ عرب شارحین کی شرحوں سے واقفیت اور ان کے ترجمہ کا ہے۔[۱۳۶]

یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ لاطینی علم کلام کے ایک مشہور وکیل بلکہ ایک خاص مکتب فکر کے بانی تامس اکوینس (St. Thomas Acquinas) نے جنڈیسالوی (Gundisalviy) کے مکتب فکر سے متعلق ہونے سے قبل نیپلس (Naples) کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی تھی جس کو فریڈرک II نے قائم کیا تھا، اور عرب فلاسفہ کے نظریات اور افکار کے مطالعہ کا ایک اہم مرکز تھا اسی کا دور رس اثر یہ تھا کہ تامس اکوینس عرب فلاسفہ کے افکار و تعلیمات کا بہت مداح تھا۔[۱۳۷]

Padua اور Montpillier کی یونیورسٹی میں طب کی تعلیم کے لیے خصوصاً عرب مصنفین کی کتابیں بنیادی طور پر نصاب تعلیم میں داخل تھیں۔[۱۳۸] ۱۳۰۷ء میں ابن رشد کی کتاب Canones de medicinus laxativie

کو عبرانی سے لاطینی میں منتقل کیا گیا، اور ۱۲۴۰ء میں ابن سینا کی القانون کو طب کے لیے سرکاری نصاب تعلیم میں شامل کیا گیا اسی وقت سے نصاب کے طور پر اطبا پیرس یونیورسٹی میں محاضرات کا سلسلہ جاری کیا گیا۔[۱۱۹]

بگولنا کی یونیورسٹی تو ابن رشد کے فلسفہ کا سب سے اہم مرکز تھی۔ پدوا کی یونیورسٹی میں اس کا ایک اہم مرکز قائم تھا، ابن رشد کے فلسفہ کے ان دو مراکز ہی سے شمال مشرقی اطالیہ، وینس اور فلورنیس تک اس کے اثرات پھیلے اور سترہویں صدی تک پھیلتے رہے بلوگنا میں عربی اثرات سب سے زیادہ طب کے سلسلہ میں پائے جاتے تھے، تیرہویں صدی میں طب کا نصاب تعلیم بنیادی طور پر ابن سینا کی القانون اور ابن رشد کے رسائل پر مشتمل تھا اور خود علم نجوم تعلیم کا ایک مستقل موضوع تھا جس کی سندیں دی جاتی تھیں۔ ایک زمانہ تک بگولنا فریڈرک II کا مورد عنایت رہا اور فریڈرک II نے اسی کی یونیورسٹی میں ان لاطینی ترجموں کے نسخے فراہم کیے جو خود اس کے حکم سے عربی اور یونانی زبانوں سے کیے گئے تھے۔[۱۲۰]

گرٹیانو آف ٹینا (۱۴۶۵ء) جو پادوا میں ایک کلیسا کا پادری تھا۔ پادوا کے مکتب فکر ابن رشد کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔

اس مکتب فکر کو پندرہویں صدی کے بیشتر حصوں تک بڑی مقبولیت حاصل رہی۔[۱۲۱] سرکاری طور پادوا کی یونیورسٹی ایک معتدل رشدیت پیش کرتی رہی اس وقت یورپ ہی عرب فلاسفہ کی زیادہ تر طبی کتابوں اور ابن رشد کی شرحوں کو پڑھایا جاتا رہا۔[۱۲۲]

پادوا اور بلوگنا کے باہر ابن رشد کی حیثیت پندرہویں صدی کے اختتام تک ارسطو کے ایک حامی اور نقیب کی رہی، سولہویں صدی کے ساتھ ہی پادوا اور اس کے حلقہ کے باہر عرب شارحین کی کتابیں زیادہ کام کی نہ رہیں اور ان کے مطالعہ کا دور اختتام کو پہونچ گیا۔ لیکن مزید ایک صدی تک عرب مصنفین کی طب کی کتابیں یورپ کی یونیورسیٹوں میں محدود پیمانہ پر اثر انداز رہیں۔[۱۲۳]

اب طبعی و تجرباتی علوم پر ایک طائرانہ نظر ڈالیے، عربوں کا جو احسان سائنس پر ہے اس کے اجزائے ترکیبی انکشافات کی ابتداء اور انقلابی نظریوں ہی تک محدود نہیں بلکہ بڑی حد تک اس کا وجود ہی عرب تمدن کی دین ہے۔[۱۲۴] قدیم دنیا کو ہم قبل سائنسی دنیا کہہ سکتے

ہیں۔ یونانیوں کی ریاضی اور فلکیات دراصل بیرونی درآمدات کی نوعیت کی حامل تھیں جو کبھی بھی یونانی تمدن میں رچ بس نہیں سکی۔ یونانیوں نے جو کام انجام دیا وہ نظم و ترتیب، تصحیح اور نظریات کی شکل میں ڈھالنے کا حل تھا، لیکن جہاں تک بحث و تحقیق کے رائج اسالیب، مثبت علم کا استنباط، سائنس کے باریک بین اسالیب، مفصل و مطول مشاہدہ اور تجرباتی چھان بین کا تعلق ہے تو یہ سب یونانی مزاج سے دور کی چیزیں تھیں[۱۱۵]۔ قدیم کلاسیکل دنیا میں اگر کسی ایسی جگہ کی نشاندہی کی جا سکے جہاں صحیح معنوں میں کسی حد تک سائنسی اسلوب کے تحت کام ہوا ہو، تو وہ اسکندریہ ہے، لیکن ہم کہہ سکتے ہیں کہ یورپ میں سائنس کا ارتقا، بحث و تحقیق کی ایسی روح، چھان بین کے نئے طریقے، تجرباتی و مشاہداتی انداز اور ریاضی کے ارتقاء کا مرہونِ منت ہے جو یونانیوں کے لیے نامانوس چیز تھی، اس روح اور ان طریقوں سے یورپ عربوں ہی کے واسطہ سے متعارف ہوا[۱۱۶]۔

پندرہویں صدی کے اخیر تک جس وقت کہ سائنسی سرگرمیاں یورپ میں جنم لے رہی تھیں، مکمل طور پر عرب علوم ہی کو بغیر کسی اضافہ کے ہضم کرنے کا زمانہ تھا، رابرٹ بریفالٹ کا کہنا ہے کہ پرتگال کے حکمراں پرنس ہنری نے عرب اور یہودی فضلا کی سرکردگی میں Cape St. Vincent میں جہاز رانی کے لیے ایک عظیم الشان ادارہ قائم کیا جس سے واسکوڈی گاما کے بحری سفر پھر روئے زمین کے آخر تک یورپ کے پہنچنے کے لیے راستہ ہموار ہوا[۱۱۷]۔ ریاضی کا پہلا رسالہ یورپ میں ۱۴۹۴ء میں شائع ہوا جو Leonardo Fibonacci کے ترجموں سے اقتباسات اور تلخیص کا مجموعہ تھا جو لیونارڈو ڈاونسی کا دوست تھا، البتانی کے جدولوں ہی کی اساس پر Regionontanus نے ایک نقشہ جاتی نظام کو مرتب کیا جس کی بدولت کولمبس کا سفر ممکن ہو سکا۔ Kepler نے جو کچھ انجام دیا وہ ابن یونس زغانی کے جدولوں کی اساس پر انجام پایا[۱۱۸]۔

عرب تمدن کا نئی دنیا کو سب سے بڑا عطیہ سائنس ہی کی شکل میں تھا۔ اگرچہ اس کے ثمرات کے پختہ ہونے میں دیر لگنا فطری تھا۔ اسی سائنس کی بدولت یورپ کو زندگی ملی، اسلامی تہذیب کے گوناگوں اثرات ہی نے یوری زندگی کو فعال بنایا[۱۱۹]۔

لاطینی یورپ نے جس طرح عربوں کے علم طب سے استفادہ کیا، اس کے مطالعہ اور عہدائے وسطیٰ میں اسلامی اور مغربی ثقافتوں کے تقابلی مطالعہ سے ہمیں ثمر آور فکری خلاقی

کی طرف رہنمائی ملتی ہے جو عہد ہائے وسطیٰ میں مغربی دنیا کا اسلامی تہذیب کے ممنون احسان ہونے کا آئینہ دار ہے[۱۵۱]

ترجموں کی شکل میں عہد ہائے وسطیٰ میں مغرب نے عربی تمدن سے کیا کچھ لیا اس کے لیے لاطینی و عبرانی مترجمین اور ان کے کیے ہوئے ترجموں کی فہرست پر ایک نظر ڈالنا چاہیے۔ ذیل کی فہرست اسی مقصد کے پیش نظر ہے۔ مگر یہ فہرست مکمل نہیں ہے، بہت سے مترجمین کو اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ جو یا تو مشہور نہیں ہیں، یا ترجمہ کی ہوئی کتابوں کے نام کی صراحت نہیں ملتی، بلکہ صرف یہ ذکر ملتا ہے کہ انھوں نے بھی چند کتابوں کا ترجمہ کیا۔[۱۵۲]

لاطینی مترجمین:۔

لاطینی مترجمین کے نام اور ترجمہ کی تفصیلات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ ابراہیم آف ٹارٹیزا

(۱) De Simplicibus

(۲) Liber Servitoris للبقاسیس

۲۔ اکورسیس آف پسٹوجا۔ اس نے حنین بن اسحٰق کے نسخوں سے جالینوس کی بعض کتابوں کا ترجمہ کیا۔

۳۔ ایڈلارڈ آف باتھ۔ (۱۱۱۶ء، ۱۱۴۲ء) فلسفہ، ریاضی داں اور ماہر علوم کی حیثیت سے ایڈلارڈ آف باتھ کا شمار گروس ٹیسٹ اور راجر بیکن سے پہلے باکمال فضلا میں شمار ہوتا تھا۔ عربی سے لاطینی ترجمہ کرنے والوں کے طبقہ اول میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اس نے مسلم موسیقی سے مغرب کو آشنا کیا۔ قابل وثوق ذرائع سے اس کی مندرجہ ذیل ترجمہ کردہ کتابوں کا پتہ چلتا ہے۔

(۱) خوارزمی کے فلکیاتی جدوال۔

(۲) خوارزمی کا رسالہ ریاضیات۔

(۳) اقلیدس کی پندرہ کتابیں۔

۴۔ الفانسو آف ٹولیڈو، اس نے ابن رشد کی ایک کتاب کا ترجمہ کیا، بعنوان De Separatione primi principii

۵۔ الفرڈ (الفیاتوس، انگریز) ۱۲۰۰ء، ۱۲۲۰ء

(۱) De Plantis

(۲) De vege labilibus ازارسطو، عربی ترجمہ از اسحٰق بن حنین

(۳) کتاب الشفا (ابن سینا) کا حصہ متعلق بہ کیمیا۔ عام طور پر Mineralia کے نام سے اس حصہ کو موسوم کیا جاتا ہے۔

۶۔ آنڈریاس اسپاگوس بیلنس (متوفی ۱۵۲۰ء)

(۱) القانون لابن سینا

(۲) ابن سینا کی دوسری کتاب بعنوان De medicinus cordia-libus et Contica.

۷۔ جان آف سیول، ۱۱۲۶ء، ۱۱۵۱ء

(۱) الخوارزمی، علم الحساب دساحۃ الارض۔ (۲) ماشاء اللہ (۷۵۰ء، ۸۰۰ء) کی فلکیات اور ہیئت پر بہت سی کتابیں۔ (۳) الفرغانی، کتاب الحرکات السماویۃ وجوامع علم النجوم (۴) ابوعلی خیاط رسالہ فی النجوم۔ (۵) الکندی، رسائل مختلفہ (۶) ابومعشر، المدخل الیٰ احکام النجوم۔ (۷) ابن فرخان، اصل النجوم (۸) احمد بن یوسف بن دایہ، شرح Contiloquimme بطلیموس (۹) التبانی، رسالہ فی الہیئۃ۔ (۱۰) ثابت بن قرہ De imigini bus astronomicis (۱۱) القبیسی۔ کتاب المدخل الی سنات احکام النجوم۔ (۱۲) مسلمہ بن احمد المجریطی، کتاب الہیئہ۔ (۱۳) سیر الاسرار کا ایک حصہ (Secretum Secretorum (۱۴) قسطا بن لوقا بعلبکی۔ کتاب الفصل بین الروح والنفس (۱۵) الفارابی، کتاب احصاء العلوم (۱۶) ابن سینا۔ کتاب الشفا، (منتخب ابواب) (۱۷) ابن جبریل، ینبوع الحکمہ۔ (۱۸) الغزالی مقاصد الفلاسفہ۔

۸۔ ڈومنگو جندیسالوی ۱۱۲۶ء، ۱۱۵۱ء جان آف سیول نے جن کتابوں کو لاطینی میں منتقل کیا جندیسالوی کا اس سلسلہ میں خصوصی تعاون رہا۔ ترجمہ کے علاوہ اس کی اصل تحریروں میں ابن سینا، فارابی اور دیگر مسلمان حکماء کے اثرات نمایاں طور پر محسوس ہوتے ہیں اور خود جندیسالوی کے اثرات میخائل اسکاٹ، البرٹس میگنس اور رابرٹ کلوارڈبائی کے افکار اور تحریروں میں واضح انداز سے نظر آتے ہیں۔

۹۔ ہرمان دی دلماتین۔ ۱۱۳۸ء ۱۱۴۵ء

(۱) سہل بن بشر۔ رسالۃ فی النجوم۔ (۲) الخوارزمی، جداول فی الفلکیات (۳) ابومعشر کتاب المدخل الی سنات علم احکام النجوم۔ (۴) دو عربی کتابیں جو اسلام کے خلاف لکھی گئی تھیں۔ (۵) مسلمہ مجریطی Planisphaerium بطلیموس۔ (٦) حساب، ہندسہ، ہیئت اور اسطرلاب کے موضوع پر بہت سے رسائل۔

۱۰۔ ہف آف سنتالیہ ۱۱۱۹ء ۱۱۵۱ء۔

(۱) الفرغانی کی فلکیات کی شرح از البیرونی۔ (۲) رسالۃ ارسطو۔ (۳) ماشاء اللہ کی دو کتابیں۔ (I) De Nativitatibus (الاصول) (II) Liber ymbrium (کتاب العواصف) (۴) کتاب علم الرمل (۵) علم الحیوان پر دو رسالے (٦) بطلیموس Centiboquium (۷) کیمیا پر ایک کتاب کا قدیم ترین لاطینی ترجمہ بعنوان Emerald Table۔

۱۱۔ رابرٹ آف کسٹر ۱۱۴۱ء ۱۱۵۱ء

(۱) الکندی Judicia (۲) خالد بن یزید۔ رسالۃ فی الکیمیا، (۳) الخوارزمی کتاب الجبر۔ (۴) اسطرلاب بطلیموس (۵) قرآن کا لاطینی ترجمہ۔

۱۲۔ پلاٹو آف ٹیولی ۱۱۳۲ء ۱۱۵۰ء

(۱) العمرانی، رسالۃ فی النجوم، (۲) ابن الخیاط، کتاب فی الموالید De Nativitatibus (۳) المنصور، حکمۃ النجوم (۴) بطلیموس Quadripartitune (۵) الفرغانی۔ عناصر الفلک (٦) البتانی، کتاب النجوم (کچھ ابواب) (۷) ابوبکر حسن بن الخاسب، کتاب فی دوران الموالید De revolutionibus Nativatitum (۸) ابن صفا، اسطرلاب بعنوان Liber Abulcasim de operibus astrolabiae (۹) ہندسہ پر دیگر چند رسائل۔

۱۳۔ اسٹیفن آف انٹائک ۱۱۲۸ء۔ اس نے علی بن عباس کی کتاب المالکی کو لاطینی میں منتقل کیا۔ کتاب العمل بالکرۃ الفلکیۃ فی تدبیر الابدان، ایساغوجی اور دیگر چند کتابیں بھی اس کی ترجمہ کردہ ہیں۔

۱۴۔ جرارڈ قرامونی ۱۱۱۴ء ۱۱۸۷ء

۱۔ منطق :

(۱) انالوطیقا الاولیٰ۔ ترجمہ متی بن یونس (۲) ثیمسطیوس۔ شرح انالوطیقا الاولیٰ۔(۳) الفارابی، De Syllogismo

۲۔ فلسفہ۔

(۴) فی السماء والعالم De coelo et mundo

(۵) فی اسماع الطبیعی De naturali andith

(۶) فی الکون والفساد De generatione et corruptione

(۷) Liber metoororum ۔ یحییٰ بن بطریق

(۸) Liber Lapidum

(۹) De expositione bonatatis purae

(۱۰) کتاب الامراض Liber de causis

(۱۱) De propuetatibus clementomne

(۱۲) کتاب الحرکۃ والزمان De motu et tempore

(۱۳) کتاب الحس De Senses

(۱۴) عثمان بن سعید دمشقی De eo qusd augmentum et incrementum fiunt in farma et non in yb(on the Idea that Growth & Increase take place in form & not in Matter)

(۱۵) De Unikate

(۱۶) الکندی، فی الذوات الخمس De quinque essentiis

(۱۷) الکندی، فی النوم والرؤیا۔ De Sommo et visione

(۱۸) الکندی۔ العقل De ratione

(۱۹) الفارابی۔ ردکتاب ارسطو فی السماع الطبیعی (Distime to Super librum Aristotelis de naturali auditu)

(۲۰) الفارابی۔ فی العلوم De Scientiis.

یہ ترجمہ پیرس سے ۱۶۳۳ء میں شائع ہوا تحقیق Guelemus Cameraius
جندیساپوں نے بھی اس کا ترجمہ کیا تھا، اس کو Clemens Baeumker نے
میونسٹر سے ۱۹۱۶ء میں شائع کیا، اسی کا عبرانی نسخہ Mich. Rosenstien کی تحقیق
سے بریسلیو سے ۱۸۵۵ء میں شائع ہوا تھا۔

(۲۱) اسحٰق اسرائیلی - فی العناصر، یہ ترجمہ Omnia Opera Isaac میں شامل
ہو کر لیون سے ۱۵۱۵ء میں شامل ہو چکا تھا۔

(۲۲) اسحٰق اسرائیلی کی دوسری کتاب بعنوان De descriptione rerum
et difnitionibus earum et de differentia inter des-
-criptionen et difinition em
(اشیاء کا ذکر، ان کی تعریف اور ذکر اور تعریف کا فرق)

۳۔ عربی، ریاضی اور فلکیات۔

(۲۴) بنو موسیٰ Liber treim fratrum (کتاب الاخوان الثلثۃ)
مطبوعہ ۱۸۸۵ء - ہالے، تحقیق Max Curtze

(۲۵) الخوارزمی، الجبر والمقابلہ Guillaume Libri نے اپنی کتاب
Histoire de Science mutheuslizus میں اس کو شامل کر لیا ہے۔

(۲۶) الفرغانی - الجامع فی علم النجوم و اصول الحرکات السماویہ (De aggregation
ibus Scienticae et de principiis coe lestium motuum)
جان آفر سیول کے ذریعہ اس کا ترجمہ ۱۲۹۳ء ق بی میں Ferrara سے شائع
ہو چکا تھا۔ جرارڈ کا لاطینی ترجمہ پہلے فرانسیسی میں منتقل کیا گیا پھر Benctiwenni
Zuccher نے اس کو اطالوی زبان میں منتقل کیا یعقوب اناطوی نے جرارڈ کے ترجمہ
کی تلخیص ۱۲۳۲ء میں تیار کی، یعقوب اناطوی کے عبرانی ترجمہ کو پھر یعقوب کرلیسٹ مان
نے لاطینی میں منتقل کیا جو فرانکفرٹ سے ۱۵۹۰ء میں شائع ہوا۔

(۲۷) احمد بن یوسف De arcubus Sincilibus مطبوعہ ۱۸۸۶ء
تحقیق میکس کرٹز

(۲۸) احمد بن یوسف De proportione et proportionalitate

(۲۹) النیریزی۔ شرح عناصر اقلیدس، مطبوعہ سپزگ ۱۸۹۹ء تحقیق مکس کرٹز۔

(۳۰) ثابت بن قرۃ *De figura alchata*

(۳۱) ثابت بن قرۃ *De expositione nominum Almagesti.*

(۳۲) ثابت بن قرۃ *De motu accession is et recessionis*
مطبوعہ ۱۴۸۰ء، ۱۵۰۹ء، ۱۵۱۸ء

(۳۳) ابوکامل۔ الجبر والمقابلہ *Liber qui Secundum Araber algebra et almucabala.*

(۳۴) ابوعثمان محمد بن عبدالباقی *Liber judaci super decimum Euclidis.* مطبوعہ ۱۸۶۳ء تحقیق *'B. Boncompagni*، و ۱۸۹۹ء لپزگ تحقیق میکس کرٹز۔

(۳۵) اریب بن سعد۔ کتاب فی التقویم المسیحی۔ تحقیق جی لبری *Histoire des Sciences mathamatiques.*

(۳۶) جابر بن افلح *Gebri de astronomia libri IX in quibus ptolemacum emend avit.*
(فلکیات پر نو کتابیں جن میں بطلیموس کی غلطیوں کی اصلاح کی گئی ہے) مطبوعہ نورنبرگ ۱۵۳۴ء

(۳۷) *De practica Geometriac* (علمی جیومٹری) مصنف نامعلوم

(۳۸) *Algorismus in integris et minutiis* مصنف نامعلوم

(۳۹) کتاب فی مساوات السیارات *Liber coaequationis planatarum*

۴۔ طبعیات ومیکنیکیات :

(۴۰) الزرقلی *Canonas Arzachelis*

(۴۱) *Liber Omnium Sphacrarum coeli et Camp-osition is tabularum.*

(۴۲) دوقلیس۔ فی المرآت الحارقہ *De speculis comburentibus*

(۴۳) کتاب تیدیوس فی المرآۃ *Liber Tidei de speculo.*

(۴۴) الکندی۔ *De aspectibus* (الظواہر) مطبوعہ لپزگ ۱۹۱۲ء

تحقیق A.A.Bjorubo اور vogl

(۴۵) ثابت بن قرۃ Liber charatonis

۵۔ عربی فلکیات

(۴۶) فضل بن نوبخت یا فضل بن سہل۔ Liber alfadhol id est arab de bachi.

(۴۷) ماشاء اللہ۔ علم حرکۃ الارض، الاجرام والحرکات السماویۃ، طبیعۃ الدوران السماوی طبیعۃ الحرکۃ۔ De Scientia motus arbis, De elements et arbibus coelestibus; De ratione circuli coelestis, De nature or bium.

مطبوعہ نورمبرگ ۱۵۰۴ء، ۱۵۴۹ء

(۴۸) القصداونیوس، فی حقائق واخبار النجوم De veritalibus et Prediction ibus astrologiae - مطبوعہ پیرس ۱۵۴۲ء

(۴۹) کتاب فی مساحات الارض، مصنف نامعلوم

(۵۰) کتاب الوقائع Liber de accidentibus alfel.

(۵۱) جابر بن حیان Liber divinitatis de Lxx

(۵۲) الرازی، De aluminibus et Salibus

(فی احجار الشب والملح)

(۵۳) الرازی۔ کتاب نورالانوار، Liber luminis luminum

(۵۴) Liber geomantiae de artibus divinatoriis.

اس کے علاوہ جیرارڈ قرامونی نے یونانی طب، ریاضیات اور فلکیات کے مندرجہ ذیل عربی نسخوں کو لاطینی میں منتقل کیا۔

(۵۵) یحیٰی بن بطریق، حنین بن اسحق Liber sapietiae et capsula

مطبوعہ منصوری رازی، ۱۴۹۶ء، ۱۵۰۰ء

(۵۶) شرح تدبیر الامراض الخطرۃ۔ بقراط Regimen acutarum - aegritidinum

(۵۷) شرح کتاب بقراط فی الاخبار (Proguostica)

(٥٨) De Elementis

(٥٩) De secretis ad Monteum

(٦٠) De complexianibus

(٦١) De malicia complexionis diversa

(٦٢) De simplici medicina

(٦٣) ایام البحران De criticis diebus

(٦٤) فی البحران De Crisi

(٦٥) اطولیقوس De sphacra mota عربی ترجمہ از اسحٰق بن حنین و قسطا بن لوقا۔

(٦٦) اقلیدس Elementis

A. A. Bjarubo نے ۱۹۰۱ء میں بہت سے نسخوں کا پتہ لگانے میں کامیابی حاصل کی ہے جو مفقود ہو گئے تھے۔ جرارڈ کے نسخے کی حیثیت سے ان کی شناخت ہو گئی ہے۔

(٦٧) اسحٰق بن حنین و ثابت بن قرہ۔ مواد اقلیدس۔

(٦٨) ارشمیدس، فی مساحۃ الدائرۃ

(٦٩) ابولونیوس المخروطات

(٧٠) ہیقلیس، کتاب ہیقلس، ترجمہ عربی از اسحٰق بن حنین و قسطا بن لوقا۔

(٧١) ثیودوسیوس De sphacris

(٧٢) ثیودوسیوس De locis habitabilibus

(٧٣) جیمنیوس Liber introductorius ad arten sphaericam

(٧٤) منالاوس De figuris sphaericis

(٧٥) بطلیموس۔ المجسطی Liber almagesti (طلیطلہ ۱۱۷۵ء، مطبوعہ وینس ۱۵۱۵ء)

عربی طب:

(٧٦) الکندی De gradibus medicinarum

ابن بطلان، اسٹریبرگ ۱۵۳۱ء نیز Opuculum de desibus مطبوعہ وینس ۱۵۵۶ء

(۷۷) یوحنا بن ماسویہ Aphorisms

(۷۸) یحییٰ بن سرفیون Breviarium

Practica Joan is serapion is dicta breviarum

مطبوعہ وینس ۱۴۹۷ء

(۷۹) الرازی Liber Albubatri Rasis qui dicitur Almansorius

Liber divisionum continens CL IIIII.

(۸۰) الرازی Bapitula cum quibusdam cufectionibus ejusdum

(۸۱) الرازی De juneturarum acgritudinibus.

مطبوعہ Opera رازی ۱۵۰۰ء، وینس۔

(۸۲) ابوالقاسم۔ کتاب فی الجراحۃ، Liber Azaragui de chirargia

مطبوعہ وینس ۱۴۹۸ء

(۸۳) ابن الوافد۔ De medicines et cibis simplicibus مطبوعہ اسٹراسبرگ ۱۵۳۱ء

(۸۴) علی بن رضوان، شرح جالینوس۔ (Tegni)

(۸۵) ابن سینا۔ القانون۔ (پانچ ابواب) Canon Avicennac

libri quinque مطبوعہ پادوا ۱۴۷۶ء، ملن ۱۴۷۳ء

۱۵۔ مارک آف ٹولیڈو۔ ۱۱۹۰ء ۱۲۰۰ء

(۱) قرآن کریم۔

(۲) حنین بن اسحٰق کے متعدد رسائل جالینوس۔

(۳) حنین بن اسحٰق کی دیگر بعض کتابیں۔

۱۶۔ جودہ بن تبون۔ ۱۱۵۰ء ۱۱۸۰ء

(۱) بن یوسف، کتاب الامانات والاعتقادات

(۲) بن جبریل، کتاب اصلاح الاخلاق

(۳) بن یونس، کتاب اللمع، وکتاب الاصول

(۴) جودہ بن لابی، کتاب الحجۃ
(۵) یاحیا بن یوسف، کتاب الہدایۃ إلیٰ فرائض القلوب۔
۱۷۔ اوجین بن امیر ۱۱۵۰ء سے ۱۱۶۰ء۔ اس نے بطلیموس کے Optics کے عربی نسخہ کو لاطینی میں منتقل کیا۔
۱۸۔ میخائل اسکاٹ ۱۲۰۰ء سے ۱۲۳۵ء
(۱) البطروجی، کتاب الہئیۃ
(۲) ابن رشد، شرح السماء والعالم De coeloet mundo
(۳) کتاب الحیوان اوتاریخ الحیوان Historia animalum
(۴) کتاب النفس۔ لارسطو۔ De anima کتاب الکون والفساد De generatione et corruptione اصل العالم De Substania arbis اور دیگر کتابیں۔
(۵) Divisia philosophica الفارابی کی کتاب کی اساس پر۔
(۶) تلخیص ابن رشد۔ (۷) تلخیص ابن سینا فی الحیوان (۸) ثلث رسائل فی النجوم،
(۹) رسالۃ فی النجوم، (Liber introductories)
(۱۰) مقدمۃ فی علم النجوم، (11) Physiognomia
(۱۲) رسالۃ فی الکیمیا، (۱۳) موسیٰ بن میمون، دلالۃ الحائرین۔ (اس کتاب کا انگریزی ترجمہ Shloms Pines نے کیا ہے جو ۱۹۶۳ء میں شکاگو یونیورسٹی پریس سے شائع ہوا۔ ایک طویل تعارفی مضمون Leo Shaus اس میں شامل ہے)
(۱۴) موسیٰ بن میمون، کتاب الفرائض۔
(۱۵) شرح کتاب سقرویسقو Sphaera
(۱۶) Liber geomatiae
(۱۷) Mena Philosophica

میخائل اسکاٹ کا شمار لاطینی مکتب فکر برائے فلسفہ ابن رشد کے بانیوں میں ہوتا ہے، بنیادی طور پر اس نے ترجمہ کا کام انجام دیا جس میں ابن رشد کی کتابوں کی کوئی تخصیص نہیں تھی۔ یہ سالہا سال تک فریڈرک II کے دربار سے سرکاری ترجمہ اور تجربہ کار فلسفی کی حیثیت

سے متعلق رہا۔ اس کی شہرت ایک ماہر فلکیات ونجوم، کیمیاگر اور ماہر طلسمات کے طور پر ہوئی، مذہبی حلقہ کس قدر اس سے ناراض تھا، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ دانتے نے طربیہ خداوندی میں اس کو جہنم میں دکھایا ہے۔ (باب ۲۰، اشعار ۱۱۶)

۱۹۔ اسٹیون آف سراگوسا، ۱۲۳۰ء۔ اسپین کا ایک یہودی تھا۔ اس نے الزجار کی کتاب الاعتماد فی الادویہ المفردۃ کو لاطینی میں منتقل کیا۔

۲۰۔ سالیو آف پادوا، ۱۲۴۰ء، اس نے ابوبکر الخوارزمی رسالہ فی النجوم کا لاطینی میں ترجمہ کیا۔

۲۱۔ ولیم آف لیونس، ۱۲۳۰ء؛ ایک اطالوی مسیحی تھا، اس نے ارسطو کی منطق پر ابن رشد کی شرحوں کو لاطینی میں منتقل کیا۔

۲۲۔ فلپ آف ٹریپولی ۱۲۳۳ء؛ اس نے سر الاسرار کا ترجمہ کیا۔

۲۳۔ آرنلڈ آف ولانوا (۱۲۶۰ء، اطالوی مسیحی)

(۱) حُبیش بن اعسم کا نسخہ جالینوس۔ De remove palpitatione regore et conualsione

(۲) الکندی، رسالہ فی معرفۃ قوی الادویۃ المرکبۃ۔

(۳) قسطا بن لوقا، رسالہ فی الطلسمات۔

(۴) ابن سینا۔ فی قوی القلب

(۵) ابوالعلیٰ زہر، بقاء البدن وتدبیر الصحۃ

(۶) امیۃ بن ابی الصلت، کتاب الادویۃ المفردۃ

۲۴۔ گیوانی کمپانس (۱۲۶۰ء اطالوی مسیحی) اس نے اقلیدس کی Elements میں سے پندرہ ابواب کا ترجمہ کیا، یہ ۱۲۶۱ء سے لے کر ۱۲۶۴ء تک اسقف اعظم بھی رہ چکا ہے، گروسٹیٹ کے اثرات اس کے افکار میں نمایاں طور پر ملتے ہیں، راجر بیکن اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے)

۲۵۔ جان آف برلسیکا۔ (۱۲۶۳ء اطالوی مسیحی) اس نے یعقوب بن ماہر کے اشتراک سے الزرقلی کے رسالۃ فی الاسطرلاب کا ترجمہ کیا، بعنوان Liber tabulae quae nominatur sophaca patris Isaac Arzachlis

۲۶۔ آرمنگواد (فرانسیسی مسیحی، ۱۲۹۰ء)

(۱) توما الرہاوی، کتاب کیف یتصرف الانسان ذنوبہ وعقوبہ، (جالینوس)
(۲) کتاب الاقتصاد، جالینوس
(۳) ابن سینا، الارجوزات فی الطب، مع شرح ابن رشد۔
(۴) موسیٰ بن میمون، مقالہ فی تدبیر الصحۃ
(۵) موسیٰ بن میمون، السموم والمتحرز
(۶) یعقوب بن ناہر، رسالہ فی ربع الدائرہ

۲۷۔ موسس آف پلارمو، سسلی کا ایک یہودی تھا۔ اس نے ایک طبی کتاب کو چارلس آف آنجو کے حکم سے عربی سے لاطینی میں منتقل کیا جو نیپلس اور سسلی کا حکمراں تھا۔

۲۸۔ فراگٹ (فرج بن سالم) سسلی کا ایک یہودی تھا۔ اس نے مندرجہ ذیل کتابوں کو لاطینی میں منتقل کیا۔
(۱) الرازی۔ کتاب الحاوی۔
(۲) حنین بن اسحٰق کا نسخہ جالینوس
(۳) ابن جنولا، تقویم الابدان (۴) رسالۃ فی الجراحۃ

۲۹۔ قسطنطین افریقی۔
(۱) حنین بن اسحٰق Megatecchue (۲) De oculis
(۳) De mulierum morbis sive de watrice
(۴) De humana natura
(۵) De interioribus membris
(۶) حنین یا حبیش اعسم کی شرح Aphoripms
(۷) Microtechue
(۸) حبیش بن اعسم Diput Platunis cum Hippocrates

ان کے علاوہ مزید لاطینی مترجمین کے بھی نام اور ترجموں کا پتہ چلتا ہے مختلف کتابوں سے ایسے پچاس مترجمین اور ان کی ترجمہ کی ہوئی کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ ان میں سے مشہور و معروف افراد ہی کو اس مقالہ میں شامل کیا گیا ہے۔ عربی سے اسپینی، کتالینی اور حبشی زبانوں میں ترجمہ کرنے والوں کی بھی ایک فہرست ہے۔ عربی کتابوں کے لاطینی یا عبرانی ترجمہ آیا پر

مغرب کی تاریخ ترجمہ اختتام کو نہیں پہونچتی۔ بلکہ لاطینی سے عبرانی، عبرانی سے لاطینی، لاطینی سے یونانی، فرانسیسی اور یورپ کی دیگر زبانوں میں ان کتابوں کے ترجمہ اور مترجمین کی ایک دوسری طویل فہرست ہے۔

عبرانی مترجمین

عربی سے عبرانی زبان میں ترجمہ کرنے والوں کے نام اور ترجمہ کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ابراہیم بن عذرا۔ اسپین کا ایک یہودی تھا۔ سنہ ۱۱۴۰ء سے سنہ ۱۱۴۶ء تک اس کا زندہ رہنا معتبر ذرائع سے معلوم ہوتا ہے۔ مسلمان مصنفین کی کتابوں کو عبرانی میں منتقل کرنے والوں میں اس کا نام سرفہرست شمار کیا جاتا ہے۔ اسپونزا اس کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتا ہے، کیونکہ اسپین میں مسلمانوں اور یہودیوں نے مل کر جن عقلی رجحانات کو فروغ دیا تھا، ابراہیم بن عذرا نے مسیحی یورپ کے یہودیوں میں ان کی اشاعت کے سلسلہ میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ اس نے جن کتابوں کا ترجمہ کیا وہ یہ ہیں۔

(۱) خوارزمی کے فلکیاتی جدوال کی تشریح جو البیرونی نے تیار کی تھی۔

(۲) فلکیات پر ماشاءاللہ کے دو رسالے۔

(۳) قواعد کے موضوع پر تین ۳ رسالے۔

۲۔ ابراہیم بارحیا۔ سنہ ۱۱۳۳ء سنہ ۱۱۵۰ء، اس نے Plato of Trivoli اور Rudolph of Bruges نامی اور دیگر مترجمین کے اشتراک سے بہت سی طبی کتابوں کو عبرانی میں منتقل کیا۔ اس کا شمار ان لوگوں میں سے بھی ہے جنھوں نے مسلم موسیقی سے مغرب کو روشناس کرایا، معتبر ذرائع کے مطابق اس نے موسیقی پر ایک رسالہ کو عبرانی میں منتقل کیا تھا۔

۳۔ احیطب بن اسحٰق۔ ایک اطالوی یہودی تھا۔ اسی نے موسیٰ بن میمون کے "مقالہ فی سنات المنطق" کو عبرانی میں منتقل کیا۔

۴۔ آرنلد آف ولانوا۔ (متوفی سنہ ۱۲۶۰ء) اطالیہ کا ایک یہودی تھا۔ اس نے مندرجہ ذیل کتابوں کا عبرانی میں ترجمہ کیا:

(۱) رسالہ فی معرفۃ قوی الادویۃ المرکبہ للکندی۔

(۲) De Veribus Cordis لابن سینا۔

(۳) کتاب الادویۃ المفردۃ ۔ لابن الصلت امیّہ بن عبدالعزیز

(۴) رسالہ فی الموسیقی، قسطا بن لوقا البعلبکی

(۵) De conservatione corporis et regimine sanitatis لابن زہر

(۶) De tremore, palpitatione, rigore et convulsione

حبیش بن الاعسم۔

۵۔ داؤد بن یعیش، ایک اسپینی یہودی، اس نے داخلی معاشیات پر ایک یونانی رسالہ کے عربی نسخہ کو عبرانی میں منتقل کیا۔ عہد وسطیٰ کے افکار و رجحانات پر بھی اس کے اثرات پڑے، کیونکہ یہ رسالہ اگرچہ اصل یونانی زبان میں مفقود ہو چکا تھا، البتہ عربی، لاطینی اور عبرانی میں موجود تھا۔

۶۔ اسحاق بن ناثن قرطبی۔

(۱) امام غزالی کا ایک رسالہ جس میں انھوں نے مختلف سوالات کے جوابات درج کیے تھے۔ (۲) موسیٰ بن میمون کا مقالہ فی التوحید۔

(۳) یوسف بن ہود بن اقنین کا ایک رسالہ، جس میں اس نے یہ بحث کی ہے کہ واجب الوجود سے اشیاء کا صدور کیسے ہوتا ہے۔ (۴) محمد بن محمد تبریزی کی شرح دلالۃ الحائرین للحکیم موسیٰ بن میمون

۷۔ ابن حسدی۔ ۱۲۲۵ء، ۱۲۴۰ء

(۱) کتاب النکاح۔ (۲) کتاب الاستقصات۔ لاسحٰق الاسرائیلی۔ (۳) میزان العمل للغزالی (۴) کتاب الاحکام لموسیٰ بن میمون۔ (۵) قصہ برلام و یوسف۔ (عہد ہائے وسطیٰ کا ایک دینی طربیہ)

۸۔ یعقوب اناطولی ۱۲۳۰ء، ۱۲۵۰ء، فرانسیسی یہودی۔ اس نے عربی اور لاطینی سے عبرانی میں کتابوں کے ترجمے کیے۔

(۱) یرافری کی ایساغوجی اور ارسطو کی قاطیغوریاس اور انالوطیقا کی شرحیں، جو ابن رشد نے تیار کی تھیں۔ (۲) بطلیموس کی المجسطی (۳) تلخیص المجسطی لابن رشد (۴) کتاب الحرکات السماویہ للفرغانی (۵) رسالہ فی المنطق للفارابی۔

یعقوب اناطولی کا ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جنھوں نے سب سے پہلے ابن رشد کی شرحوں کو عبرانی میں منتقل کیا اور موسیٰ بن میمون کے فلسفہ کی لاطینی ماحول میں مقبولیت کے

کے سامان فراہم کیے۔

۹۔ یعقوب بن عباسی۔

(۱) کتاب السراج لموسیٰ بن میمون

۱۰۔ یعقوب بن ماہر بن تبون۔ فرانسیسی یہودی۔

(۱) کتاب الکرۃ المتحرکہ لاسحق بن حنین وقسطا بن لوقا (۲) کتاب اقلیدس فی العناصر۔ (۳) الاجرام الفلکیۃ لمنالاوس، عربی ترجمہ از اسحق بن حنین اور قسطا بن لوقا بعلبکی۔ (۴) کتاب المفردات لاقلیدس، عربی ترجمہ از حنین بن اسحق وقسطا بن لوقا (۵) کتاب العمل بالکرۃ الفلکیۃ قسطا بن لوقا (۶) فی ہیئۃ العالم، از ابن الہیثم (۷) کتاب العمل بالاسطرلاب، ابن صفار۔ (۸) میزان العمل للغزالی۔ (۹) کتاب العمل بالصحیفہ الزیجیۃ۔ (۱۰) اصلاح المجسطی لجابر بن افلح۔ (۱۱) تلخیص المنطق لابن رشد۔ (۱۲) شرح کتاب الحیوان لابن رشد

۱۱۔ یوسف قمحی (جوزف قمحی) متوفی ۱۱۵۰ء اسپینی یہودی

(۱) کتاب الہدایۃ الیٰ فرائض القلوب۔ بایحییٰ بن یوسف

(۲) اس نے ابراہیم بن عذرا اور ابراہیم بارحیا کی علمی اور ترجمانی کی سرگرمیوں کو جاری رکھا تاکہ مسیحی یورپ عرب یہودی افکار سے پوری طرح آشنا ہو جائے۔

۱۲۔ یوسف بن یشوع I ہلورجی، اسپینی یہودی، اس نے رسالۃ موسیٰ بن میمون فی المنطق کا دوسرا عبرانی ترجمہ کیا۔

۱۳۔ یوسف بن یشوع II ہلورجی، اسپینی یہودی، اس نے ابن سینا کے القانون کے ایک حصہ اور اس کی بعض دیگر کتابوں کو عبرانی میں منتقل کیا۔

۱۴۔ جودہ بن سولومن ناتن، فرانسیسی یہودی، اس نے عربی اور لاطینی دونوں زبانوں سے عبرانی میں ترجمہ کا کام انجام دیا۔

(۱) مقاصد الفلاسفہ للغزالی (۲) کتاب الوسادۃ لابن واند۔ (۳) کتاب الخمر از آرنلد ولانوا۔ (۴) کتاب الادویۃ المفردۃ لامیۃ بن ابی الصلت (۵) رسالۃ فی الحمیٰ۔ (۶) مقاصد الفلاسفہ کے ترجمہ کے دوران رازی کی المباحث المشرقیہ، ابن سینا کی کتاب الشفا، اور کتاب النجاۃ، اور ابن رشد کی تہافۃ التہافۃ سے اس نے استفادہ کیا، کتاب الوسادۃ کے ترجمہ کے سلسلہ میں اس نے ابن سینا کی عربی کتابوں اور اس کے ساتھ ساتھ گلبرٹ اور جان سینٹ امانڈ کی کتابوں

کا مطالعہ کیا۔

۱۵۔ جودہ بن لابی۔ خود اس کی ترجمہ کردہ کسی کتاب کا تو حوالہ نہیں ملتا۔ البتہ یہ ضرور معلوم ہے کہ Saragossa میں اس کی علم نوازی اور علماء پروری کہاں کو پہونچی ہوئی تھی۔ وہاں وہ تعلیم و تربیت کا سرپرست اعلیٰ تھا۔ اس نے کم از کم تین مترجمین کی علمی سرپرستی کی۔

(۱) میور الگوادز۔ اس نے لاطینی سے Nich Oma chean کا عبرانی میں ترجمہ کیا۔

(۲) زراہیہ بن اسحق بلیوی، اس نے غزالی کی تہافتہ الفلاسفہ کو عربی سے عبرانی میں منتقل کیا۔

(۳) یشوع بن جوزف سورقی II، اس نے عام غذائیات اور دواؤں کی خصوصیات و اثرات کے سلسلے میں ایک رسالہ کو عبرانی میں منتقل کیا۔ عربی میں یہ رسالہ مفقود ہے، البتہ عبرانی میں موجود ہے۔

۱۶۔ سموئیل بن تبون (متوفی ۱۲۳۰ء۔ اسپینی یہودی)

(۱) رسالۃ ارسطو فی الاجرام السماویۃ، عربی ترجمہ از یحیٰی بن لبطریق۔

(۲) شرح کتاب جالینوس فی الادویۃ "Tegni" از علی بن رضوان۔

(۳) ابن رشد کے تین رسائل مترجمہ بعنوان Shelosah Maamarim Philosophical commentaries.

(۴) دلالۃ الحائرین از موسیٰ بن میمون

(۵) کتاب السراج کا ایک باب۔ ترجمہ بعنوان "Mishna Ethis" موسیٰ بن میمون

(۶) رسالہ موسیٰ بن میمون فی البعث والحشر (۷) "ثلاثۃ عشر مقالاً" لموسیٰ بن میمون

(۸) رسالہ موسیٰ بن میمون الیٰ یوسف بن اقنین۔ (۹) بائبل کی مختلف تفسیریں۔

سموئیل بن تبون ایک عالم دینیات اور فلسفی تھا۔ اس نے اپنی عمر کے زیادہ دن اسکندریہ اور موسیل میں گزارے۔ اور خصوصیت کے ساتھ موسیٰ بن میمون کے فلسفہ کی مغرب میں اشاعت کی۔

۱۷۔ سموئیل بن یعقوب آف کاپوا۔ (اطالوی یہودی) اس نے ماسویہ المار دینی کے مسہلات اور رعافات کے موضوع پر ایک رسالہ کو عربی سے عبرانی میں منتقل کیا۔

۱۸۔ سموئیل بن جودہ آف موسیل

(۱) شرح جمہوریہ افلاطون از ابن رشد (۲) الجامع فی منطق ارسطو، از ابن رشد۔

(۳) منطق ارسطو، ان مقامات کا ترجمہ جو ابن رشد کی شرح میں تشنہ رہ گئے تھے۔
(۴) تلخیص ابن رشد للکتاب " Nicomachean Ethics "
(۵) شرح المجسطی لاقلیدس، حصہ اول تا سوم، از ابن رشد
(۶) اقلیدس کی Elements کے باب ۱۴ کا ضمیمہ از Hypsicles
(۷) رسالۃ فی النفس از اسکندر افرودوسی، عربی ترجمہ از اسحٰق بن حنین
(۸) رسالہ فی الکسوف الکامل فی ۹۵ ھ لابی عبداللہ محمد بن مودہ (۹) محمد بن مودہ کا ایک دوسرا رسالہ۔
(۱۰) رسالہ الزرقلی فی الکوکب الثابتۃ (۱۱) اصلاح المجسطی لجابر بن افلح۔
(۱۲) شرح ابن رشد کی فلاطون، ارسطو و بطلیموس۔

۱۹۔ سمویل بن سولومون ہمیاتی۔ (اطالوی یہودی)
(۱) تدبیر الامراض الحادّہ از حنین بن اسحٰق۔ (۲) ابن زہر کی طبی کتابیں۔
سمویل بن سولومون اطالیہ کی ایک بڑے اور مشہور خاندان کا آخری فرد تھا جس نے ترجمہ کی گرانقدر خدمات انجام دیں۔

۲۰۔ سمویل بن ماتل۔ (قستالوی یہودی)
(۱) کتاب الحدائق، از عبداللہ بن محمد البطلیوسی۔ (۲) کتاب العقیدۃ الرفیعہ از ابراہیم بن داؤد ہلوی۔ (۳) کتاب الذات، از ابراہیم بن عذرا۔

۲۱۔ شمتاب بن اسحٰق (اسپینی یہودی)
(۱) شرح ابن رشد المتوسط لکتاب النفس (ارسطو)
(۲) کتاب التصریف، از ابوالقاسم زہراوی م ۱۲۵۸ء
(۳) کتاب المنصوری۔ از رازی (۴) کتاب الحکمۃ لبقراط
التصریف اور المنصوری کے ترجمہ کے بعد ان یہودی اطباء کے لیے عربی طب سے استفادہ آسان ہوگیا جو عربی نہیں جانتے تھے۔ اس زمانہ میں التصریف کا ایک دوسرا ترجمہ فرانس میں میشولم بن جونہ نے کیا تھا۔

۲۲۔ سمون بن سولومون۔ (اسپینی یہودی) اس نے "ستۃ عشر کتاباً لجالینوس" نامی ایک کتاب کو عبرانی میں منتقل کیا۔

۲۳۔ سولومون بن ایوب۔ (اسپینی یہودی، مصنف اور طبیب)

(۱) ارجوزات ابن سینا۔ (۲) شرح کتاب العالم از ابن رشد (Decoelo)
(۳) کتاب التسویہ از ابن یونس الفرغانی
(۴) کتاب التنبیہ از ابن یونس الفرغانی (۵) کتاب الفرائض از موسیٰ بن میمون

۲۴۔ سولومون بن پیٹر۔ (قسطا نوی یہودی)۔ اس نے ابن الہثیم کی "کتاب فی ہیئۃ العالم" کو عربی سے عبرانی میں منتقل کیا۔

۲۵۔ سولومون یونارک۔ (اطالوی یہودی) اس نے حنین بن اسحٰق کے جالینوس کی کتابوں کے عربی ترجموں کو عبرانی میں منتقل کیا۔

۲۶۔ سولومون بن لابی، (فرانسیسی یہودی) اس نے کتاب العقیدہ الرفیعہ کو عبرانی میں منتقل کیا۔

۲۷۔ سولومون بن الیجا، (یونانی یہودی) اس نے رسالہ اسطرلاب بطلیموس کو عبرانی میں منتقل کیا۔

۲۸۔ موسیٰ بن تبون، ۱۲۸۱ء، ۱۲۸۳ء، (فرانسیسی یہودی) اس نے بہت سی کتابوں کا ترجمہ کیا۔ آسانی کے لیے اس کے ترجموں کی مندرجہ ذیل درجہ بندی کی جاتی ہے۔

۱۔ فلسفہ و دینیات

(۱) کتاب السماع الطبیعی (۲) کتاب السماء والعالم (۳) کتاب الکون والفساد (۴) کتاب الآثار العلویہ (۵) تلخیص ابن رشد (۶) کتاب النفس (۷) Parva Naturalia (الاشیاء الصغیرۃ فی الطبیعۃ) (۸) کتاب مابعد الطبیعات۔ (۹) کتاب مابعد الطبیعات۔ باب اول، عربی ترجمہ از ثابت بن قرۃ۔ (۱۰) کتاب الحدائق از البطلیوسی۔ (۱۱) کتاب المبادی از الفارابی، (۱۲) کتاب السراج از موسیٰ بن میمون (۱۳) کتاب السموم۔ از موسیٰ بن میمون۔ (۱۴) مقالہ فی سنات المنطق، از موسیٰ بن میمون۔

۲۔ ریاضی وفلکیات

(۱۵) العناصر لاقلیدس (۱۶) رسالہ جامینوس فی الفلک (۱۷) رسالہ تیودوسیون فی التوالیس عربی ترجمہ از قسطا بن لوقا۔ (۱۸) کتاب الہیئۃ (اصلاح المجسطی) از جابر بن افلح۔ (۱۹) رسالہ فی الجبر والحساب از ابن الحصار۔ (۲۰) کتاب الہیئۃ از البطروجی (۲۱) مسائل الطبیعۃ۔ از حنین بن اسحٰق (رسالہ ارسطو)

۳۔ میکنکیات وطبیعیات :

۴۔ طب :

(۲۲) ارجوزات ابن سینا بشرح ابن رشد (۲۳) القانون الصغیر از ابن سینا
(۲۴) کتاب الاقرابادین از رازی (۲۵) کتاب التقسیم والتشجیر۔ از رازی (۲۶) مقالۃ فی تدبیر الصحۃ از موسیٰ بن میمون۔ (۲۷) شرح کتاب النوامیس لبقراط از موسیٰ بن میمون۔
(۲۸) السموم والمتحرز من الادویۃ القاتلہ۔ از موسیٰ بن میمون (۲۹) زاد المسافر از ابن الجزار۔
(۳۰) رسائل فی الطب از حنین بن اسحٰق۔

۲۹۔ مانفرڈ۔ سسلی کا ایک مسیحی حکمراں تھا، فریڈرک II کی طرح مانفرڈ بھی عربی علوم وفنون سے بہت زیادہ شغف رکھتا تھا، غالب گمان یہ ہے کہ کتاب التفاح کا عبرانی میں ترجمہ کیا جو ارسطو کی ایک گفتگو ہے، اور اگرچہ عربی میں مفقود ہوچکی ہے، البتہ عبرانی میں موجود ہے۔

۳۰۔ موسیٰ بن سولومون آف بوکائر۔ فرانسیسی یہودی مترجم اور فلسفی، اس نے ابن رشد کی شرح مابعد الطبیعات ارسطو کو عبرانی میں منتقل کیا۔

۳۱۔ ناتن حمیتی (اطالوی یہودی)

(۱) القانون از ابن سینا (۲) کتاب الاغذیہ از ابن ازہر (۳) رسالۃ فی الفصد از رازی (۴) التصریف از ابوالقاسم۔ (۵) کتاب الحکمۃ از موسیٰ بن میمون۔ (۶) المنتخب فی علاج العین از عمار بن علی۔ (۷) حکمۃ بقراط مع شرح جالینوس (۸) الماء والہواء والامکنۃ لبقراط مع شرح جالینوس۔

۳۲۔ قالانیموس بن داؤد I (فرانسیسی یہودی) اس نے ابن رشد کی تہافۃ التہافہ کا ترجمہ کیا۔

۳۳۔ قالانیموس بن قالانیموس (فرانسیسی یہودی) اس کے ترجموں نے مغرب میں ابن رشد کے فلسفہ کی اشاعت میں نمایاں ترین کردار ادا کیا۔ اس نے مندرجہ ذیل کتابوں کو عبرانی میں منتقل کیا۔

(۱) رسالۃ الکندی فی الموالید (۲) رسالۃ الکندی فی العلل۔ (۳) رسالۃ الکندی فی الرطوبۃ والمطر۔ (۴) کتاب فی العقل والنقل للفارابی (۵) کتاب فیماینبغی ان یقدم قبل تعلیم الفلسفہ للفارابی۔ (۶) کتاب احصاء العلوم للفارابی۔ (۷) تہافۃ التہافۃ لابن رشد۔ (۸) الجامع لابن رشد (۹) الشرح لابن رشد (۱۰) التلخیص لابن رشد۔ (۱۱) رسالۃ ابی سعدان فی المثلث (۱۲) رسالہ ابن سمۃ فی الاسطوانۃ والمخروطہ (۱۳) ابواب بن اصلاح المجسطی لجابر بن افلح۔ (۱۴) کتاب العمود فی اصول الطب لعلی بن رضوان۔ (۱۵) بعض رسائل اخوان الصفا (وہ رسالہ جس میں مختلف اقسام کے جانوروں کا موازنہ انسان سے کیا جاتا ہے) (۱۶) کتاب المدخل فی الطب حنین بن اسحٰق۔ (۱۷) بعض ترجمات حنین بن اسحٰق از جالینوس۔

(۱۸) کتاب فی الشکل والقطع از ثابت بن قرۃ (۱۹) کتاب فی السموم از جابر بن حیان (بعض ابواب) (۲۰) احمد بن یوسف مصری کی ایک کتاب کا ترجمہ بعنوان "Safer Ha-peri ha-nigra meah dibburum" - یہ کتاب دراصل بطلیموس کی کتاب "Conti-loquium" کا ترجمہ ہے۔ (۲۱) کتاب نیقوماقوس جراسوی، تلخیص ربیع بن یحییٰ۔
(۲۲) اقلیدس کی Elements کے باب ۱۴ مع شرح (۲۳) بطلیموس کی کتاب الجغرافیا۔
(۲۴) انالوطیقا، ارسطو (۲۵) کتاب ابولونیوس فی مساحۃ الارض (۲۶) کتاب ارشمیدس عربی ترجمہ از ثابت بن قرۃ (۲۷) کتاب ارشمیدس فی الاشکال الهندسیۃ۔ (۲۸) شرح کتاب ارشمیدس از ایطوقیوس۔

۳۴۔ ٹوڈرس ٹوڈرس۔ (فرانسیسی یہودی)

(۱) کتاب النجاۃ۔ لابن سینا۔ (۲) تلخیص کتاب الشعر لابن رشد (۳) تلخیص الخطابۃ لابن رشد، (۴) ثلث رسائل لابن رشد فیما یتعلق بتصورات ابن سینا عن اشکال الوجود (۵) رسالہ ابن رشد فی العقل المادی جس میں ابن رشد نے ایمپیڈیکلس، فیثاغورس اور افلاطون کے ان افکار و نظریات کو جمع کیا ہے جو نفس کے بارہ میں ہیں۔ (۶) کتاب عیون المسائل للفارابی۔

۳۵۔ زارہیا گراسین۔ (اسپینی یہودی)

(۱) شرح ابن رشد المتوسط للطبیعۃ وما بعد الطبیعۃ والنفس لارسطو۔ (۲) القانون لابن سینا (شروع کے دو ابواب) (۳) کتاب الحکمۃ، وکتاب الجامع لموسیٰ بن میمون۔ (۴) بعض ترجمات حنین بن اسحٰق لجالینوس، (۵) رسالۃ فی ماہیۃ النفس للفارابی۔ (۶) رسالہ نوافلاطونیۃ بعنوان "De causis et Symptomatibus" (۷) شرح کتاب النفس لثامطیوس۔ (۸) کتاب الطبیعۃ، مابعد الطبیعۃ، السماء والعالم، النفس لارسطو۔

حواشی وحوالہ جات

1. Eric Partridge Origins, London 1962 Vol. II P.587
Encyclopadia Britannica, 15th edition, vol 10 P.445

The oxford English Dictionary, 1933 Vol 9, P. 106
Ernest Klien, A Comprehensive Etymological Dictionary of the English Language, 1967, Vol 2, P. 1383
John weale, Rudementary Dictionary of Terms, London 1849, P. 387.
The oxford Dictionary of English Etymology 1966, P. 788

Eric Partridge نے اس کو "شرق" یا "شرقی" Origins میں
سے مشتق قرار دیا ہے، البتہ آکسفورڈ ڈکشنری میں اس اشتقاق کو یقینی نہیں کیا گیا ہے عہد ہائے
وسطیٰ میں اس کو حضرت ابراہیمؑ کی بیوی حضرت سارا کے نام کے ساتھ جوڑا جاتا تھا St. Jerome
نے Agareni یعنی حضرت ہاجر کی نسل کا تذکرہ اس لفظ سے کیا ہے۔ دیکھئے حزقیل ۲۵:۸
(بحوالہ آکسفورڈ ڈکشنری، ۱۰۶/۹) یونان اور روم کے باشندے عربوں کے لیے یہ لفظ
استعمال کرتے تھے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کے مطابق عہد ہائے وسطیٰ میں ہر ایسے شخص کے لیے یہ لفظ بولا جاتا
تھا جو اسلام کا پیرو ہو، خواہ وہ عرب ہو یا ترک، یا کسی اور قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ رومی دنیا میں
بھی ابتدائی تین صدیوں تک کلاسیکل مصنفین کی تحریروں میں اس کا حوالہ ملتا ہے۔ یونان میں
Sarakonoi کا لفظ مستعمل تھا اور جزیرہ نمائے سینا میں بسنے والے عرب قبائل
اس سے مراد لیے جاتے تھے۔ بعد کی صدیوں میں مسیحی مصنفین نے مطلق عرب قبائل کے لیے
اس کو استعمال کیا اور قیام خلافت کے بعد بازنطینیوں نے خلیفہ کے تمام رعایا کے لیے اس
کو استعمال کیا، بازنطینیوں اور صلیبی جنگوں کی فوجوں کے واسطہ سے مغربی یورپ یہ لفظ عام
ہو گیا جو آج تک باقی ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۴۴۵/۱۰)

پروفیسر سیمون اوکلی Simon Ockley کی ایک کتاب History of
the Saracens کے نام سے ہے جو ۱۸۵۷ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ کتاب
کے نام کے نیچے ہی اس بات کی صراحت کر دی گئی ہے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور بعد کے خلفاء کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور سراسینیوں کی تاریخ سے ان ہی کی تاریخ
مراد ہے۔

۵۲ Engene A. Myers, Arabic though and the Western World. New york 1964, P. 132.

۵۳ خصوصًا اسپین میں Toledo (طلیطلہ) اور سسلی میں Salerno ان دو شہروں کے علاوہ اٹلی اور دیگر ممالک کے بہت سے شہروں میں ترجمہ کا کام سرگرمی کے ساتھ ہوا۔ طلیطلہ اور سلرنو میں ترجمہ کے لیے تھوڑے سے فرق کے ساتھ سرکاری ادارے قائم تھے جس طرح کہ عہد عباسی میں ترجمہ کے لیے سرکاری ادارہ بیت الحکمت قائم تھا۔ ملاحظہ ہوں۔

Charles H. Haskins in the History of medieval Science, Cambridge. 1927 ch I.

Philip K. Hitti, History of the Arabes, London 1970 P. 588

De Lacy O'leary, Arabic thought and its place in History, London 1922, 1939, 1954, P. 276.

Donald Campbell, Arabian medicine and its infuences in the Middle Ages, Amasterdem, 1926 P. 136, 141.

۵۴ دیکھئے کامپ بل حوالہ مذکورہ ص ۱۴۱ ۵۵ ہٹی، حوالہ مذکورہ ص ۵۸۹

۵۶ ایوجین میرس، حوالہ مذکورہ ص ۱۳۲۔ "یونانی - عربی - لاطینی" کی تعبیر تاریخی ترتیب اور ارتقا کی نمائندگی کر رہی ہے۔ عہد عباسی میں تحریکی انداز سے دار الخلافہ بغداد میں یونانی، سنسکرت، فارسی، قبطی اور دیگر زبانوں کے علمی، ادبی، طبی اور تاریخی سرمایہ کو عربی میں منتقل کیا گیا کم وبیش یہی سرمایہ حکماء اسلام کی تشریح، اضافہ، تنقیح اور تنقید کے بعد بارہویں اور تیرہویں صدی میں لاطینی، عبرانی اور یورپ کی دیگر زبانوں میں منتقل کیا گیا۔ عہد عباسی کے ترجموں کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کا مضمون عہد عباسی کے عربی ترجموں پر ایک نظر مطبوعہ سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ شمارہ خصوصًا بیت الحکمت کی تاریخ کے لیے دیکھئے: Les Bibliotheques Arabes By Y. Eche, Demascus 1967 P. 9-161

۵۷ ایوجین میرس۔ ص ۸۷ نیز Arthur Pelligrim, L'Islam dans le Monde, Paris 1950 P 94.

۸ه Robert Briffault, Islam and the Scientific spirit, 1969, 1977 P. 6
رابرٹ بریفالٹ نے ان مراکز میں سے قاہرہ، بغداد، قرطبہ اور طلیطلہ کے نام ذکر کیے ہیں۔
نیز ملاحظہ ہو آرتھر پلیگرم۔ حوالہ سابق (فرانسیسی) ص ۹۴

۹ه رابرٹ بریفالٹ، حوالہ مذکورہ ص ۶ ۱۰ه ایضاً ص ۶ ۱۱ه ایضاً ص ۷

۱۲ه Franz Rosenthal, A History of the Muslim Historiography Leiden 1952, P. 28

۱۳ه فرینز، ایضاً ص ۲۸ ۱۴ه ایضاً ص ۲۸

۱۵ه Marshall G.S. Hodgson, L'Islam dans L'Historire Mondiale, La voix de l'Islam No 8 PS-6.

۱۶ه ایضاً ص ۵ ۱۷ه ایوجین ہیرس، ص ۴۸

۱۸ه کامپ بل، ص ۱۲۲ ۱۹ه ایضاً ص ۱۲۳ نیز Cl. Huart Histoire des Arabes, Paris 19 P.

۲۰ه ہوارٹ، حوالہ مذکورہ (فرانسیسی) ص ۳۷۸ ۲۱ه کامپ بل، ص ۱۲۳، نیز J.C. Risler, La civilization arabe, Paris 1955 P. 190

۲۲ه کامپ بل، ص ۱۲۳

۲۳ه Friederich Hartmann, Die Literatur von Fruh und Hochsalarno Leipzig 1919 P. 11-14, 123

۲۴ه تفصیلی مباحث کے لیے مندرجہ ذیل مغربی مراجع موجود ہیں:-

Codera, F. Estudios criticos de historia arabe esponola Madrid 1917.

R. Dosy, scriptorum arabum Loci de Abbasidis, Leiden 1846-63.

Gayangos Pascual, The History of Mohammad

Dynesties in spain 2 volumes London 1840-43.
Gonzalez Palencia A. Historia de la Esfana Masulmana Barcelone 1945.
Isidiro de la cagigas. Los Mozarab-es, Madrid 1947-49
Leve Provencal, E. Histoire de L'Espangne Musalman Paris - 1951
— L, Espagne Musalman au xe, siecle, Paris - 1932
Menendez Pidal, Roman, Historia critica de Espage Madrid 1940.
Simonet Francisco Javier, Historia de los Mozarabs de Espaga, Madrid. 1897-1903
Riberg J.Y. Asim, M. Manuscrito arabes y. aljamiados de la Biblio tea de la janta para ampliacon de estudios, Madrid 1912.
Americo costro, The structure of spanish History (Princton 1954)
Cl. Huart, Histoire des Arabes, Paris 1912 I. II. III

۲۵ آرتھر پلیگرم۔ حوالہ سابق، ص ۹۲ ۲۶ مٹی، ص ۵۸۹

۲۷ ایضاً ص ۵۸۸ ۔ نیز اولیری ص ۲۷۶ ۔ کامپ بل، ص ۳۶ ، ہوارٹ، ص ۳۴۸ - ۳۴۹

H. Bammate, Visages de l'Islam, Paris 1958, P. 181-188

۲۸ اولیری، ص ۲۷۵ ۲۹ اولیری ص ۲۷۶ ، کامپ بل، ص ۱۳۸

۳۰ Jean Paul Roux, L'Islam en occident, Paris 1955. P. 208

Avicenna Latinus, Liber de anima sen sextus de Natura-libas, Leiden, 1972 P. 92

یہ کتاب Dominique Gundisalvi کا لاطینی ترجمہ ہے۔

Charles H. Haskins, studies in the History of the medical science, Cambridge, 1927, ch I

کامپ بل ص۱۳۸، اولیری، ص۲۷۶، ہٹی ص۵۸۹

۳۱ه صلاح الدین صفدی متوفی ۷۶۴ھ الوافی بالوفیات، مطبوعہ لیڈن ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء ۱/۱۰۶ - ۱۱۳ - عباس القمی، الکنی والالقاب، ۳/۲ — ۴

۳۲ه الحسین بن سینا (۳۷۰ — ۴۲۸ھ/۹۸۰ - ۱۰۳۷ء) تذکرہ اور کتابوں کے لیے ملاحظہ ہو ابن ابی اصیبعہ، عیون الانباء فی طبقات الاطباء ۲/۲ — ۲۰، جمال الدین قفطی، تاریخ الحکماء ۴۱۳، ۴۲۶ - الذہبی، سیر النبلاء ۱۱/۱۱۸ - ۱۱۹، صفدی، الوافی بالوفیات ۱۱/ ۷۹ - ۸۷، ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ ۱۲/۴۲ — ۴۳، جمال الدین ابوالمحاسن - ابن تغری بردی اتابکی (۸۱۲ھ/۸۷۴ھ) النجوم الزاہرۃ ۵/۲۵-۲۶، ابن حجر، لسان المیزان ۲/ ۲۹۱ — ۲۹۳ - غریغوریوس ملطی، تاریخ مختصر الدول ۳۲۵ - ۳۳۰ - ابن الاثیر، الکامل فی التاریخ، طاش کبری زادہ، الشقائق النعمانیۃ ۱/۷۵۴ - ۷۸۴، ابو محمد عبداللہ بن اسعد بن علی بن نسیمان عفیف الدین الیافعی متوفی ۷۶۸ھ - مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقضیان، (حیدرآباد ۱۳۳۸ء) ۳/ ۴۷-۵۱، ابوالفداء، المختصر فی احوال البشر ۲/ ۱۶۹ - ابن العماد شذرات الذہب ۳/۲۳۳ - ۲۳۷، القرشی، الجواہر المضیئہ ۱/۱۹۵ - ۱۹۶، ابن قطلوبغا تاج التراجم ص۱۹، الخوانساری، روضات الجنات ص۲۴۱-۲۴۶، البغدادی - ایضاح المکنون ۲/۵۵۵، ۶۷۶ - العاملی، اعیان الشیعہ ۲۶/ ۲۸۷ - ۲۳۷، آغا بزرگ، الذریعہ ۲/۲۶۲، قدری طوقان (مشترک تالیف) تراث العرب العلمی ص۲۸۶ - ۲۹۷، قدری طوقان، الخالدون العرب ص۱۰۱-۱۱۲، تاریخ ابن ابی عدسہ ۳/ ۲۷۲، حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، حاجی خلیفہ نے تقریباً پچاس مقامات پر ابن سینا کا تذکرہ کیا ہے، مثلاً ۱۲، ۹۶، ۲۰۱، ۴۳۶، ۸۸۰، ۹۰۰، ۱۰۵۵، ۱۴۵۵، ۱۹۰۰، ۲۰۳۱ وغیرہ -

Avicenna Latinus: Liber de philosophia prima siven Scientia Divina, edited by S. van Riet, Leiden 1979 vol I, P. 1–100

۳۳ه اولیری، ص ۲۷۷، ۳۴ه ایوجین میرس، ص۱۳۳، ۸۵-۹۳-

۳۵ه کامپ بل ص۱۳۸، ایوجین میرس، ص۱۳۳

H.Bammate, Visages de l'Islam, Paris 1958, P.187 ۳۶ھ

۳۷ھ ایوجین میرس، ص۱۳۳   ۳۸ھ کامپ بل، ص ۱۳۸ ایوجین میرس، ص۸۴

۳۹ھ کامپ بل، ایضاً   ۴۰ھ کامپ بل، ایضاً   ۴۱ھ ایضاً، ص۱۳۹

۴۲ھ کامپ بل ص۱۳۹ ہٹی ص۵۸۸

Ernest Rénan. Averroes et l'Averroisme P. 195-204

Is. D. Abbou. Musulmane Andalouse et yudeo Espagriois P. 262.

ہوارٹ، حوالہ سابق، ص ۳۷۸، برٹ، حوالہ سابق ص ۱۸۷

۴۳ھ ہٹی، ص۵۸۹   ۴۴ھ ایضاً   ۴۵ھ ایضاً   ۴۶ھ ایضاً

۴۷ھ ایضاً   ۴۸ھ ایضاً ص۵۹۰   ۴۹ھ کامپ بل ص۱۴۱

۵۰ھ ایضاً ص۱۴۱، وایوجین میرس ص۸۷   ۵۱ھ کامپ بل ص۱۴۱

۵۲ھ ایضاً ص۱۴۱، ہوارٹ، ص۳۷۸-۳۸۰

A. J. Arbery, The Quran Interpreted, (Preface)

۵۳ھ کامپ بل ص۱۳۸، اوبیری، ص۲۷۶، ارنسٹ انیان ص۲۱۶

Angus Mackey, spain in the Middle Ages (London) 1977 P.88.

Avicenna Latinus, Liber de anima sen sextus de Naturalibus, Leiden, P. 95-98

۵۴ھ کامپ بل، ص۱۴۱   ۵۵ھ اوبیری، ص۲۸۰، رسل، حوالہ سابق ص۱۴۴

۵۶ھ کامپ بل، ص۱۴۲

۵۷ھ محمد بن رشد ۵۲۰ — ۵۹۵ھ/۱۱۲۶–۱۱۹۸ء تذکرہ اور کتابوں کے لیے ملاحظہ ہو: ابن ابی اصیبعہ، عیون الانباء ۲/۷۵ – ۷۸ - الذہبی۔ سیر النبلاء ۱۳/۷۰-۷۱، ابن تیمیہ، الرد علی فلسفہ ابن رشد، الضبی، بغیۃ الملتمس ص۴۴، ابن الابار، تکملۃ الصلۃ ۲۶۹ — ۲۷۰، الیافعی مرآۃ الجنان ۳/۴۷۹، ابن العماد، شذرات الذہب ۴/۳۲۰ ابن فرحون، الدیباج ۲۸۴-۲۸۵، البغدادی، ایضاح المکنون ۲/ ۱۹۲، کشف الظنون ۶۳، ۵۱۲، ۱۲۶۱، الصفدی الوافی بالوفیات ۲/۱۱۴ - ۱۱۵، الکنی والالقاب (للعباس القمی) ۱/۲۸۶، ارنسٹ رنیان،

ابن رشد اور اس کا فلسفہ (فرانسیسی) ص ۴۵۶ - ۴۵۷
رینان نے اس کوریال لائبریری کے ایک مخطوطہ عربی ۸۷۹، ورق ۸۲ سے نقل کر کے ابن رشد کی ۷۷ کتابوں کے نام درج کیے ہیں۔

۵۸ کامپ بل ص ۱۴۲ ۵۹ ایضاً ۶۰ ایضاً
۶۱ اولیری ص ۲۸۰ ۶۲ ایضاً ۶۳ ایضاً
۶۴ ایضاً ۶۵ ایضاً ۶۶ ایضاً
۶۷ ایضاً ص ۲۸۱ ۶۸ ایضاً ۶۹ ایضاً
۷۰ ایضاً Dante, Devine Comedy XX : 116
۷۱ ہوارط، ص ۲۴۸ اولیری ص ۲۸۲
۷۲ ایوجین میرس ص ۱۱۷، اولیری ص ۲۸۲ ۷۳ کامپ بل ص ۱۴۳
۷۴ ایضاً ۷۵ ایضاً ۷۶ ایضاً
۷۷ ایضاً ۷۸ ایضاً
۷۹ محمد بن زہر ۵۰۷ - ۵۹۵ھ / ۱۱۱۳ - ۱۱۹۹ء کتابوں کے لیے ملاحظہ ہو، سیر النبلاء للذہبی، ۱۳/ ۵ ۷، ابن دحیۃ، المطرب ۲۰۳ - ۲۰۷، الصفدی، الوافی بالوفیات ۴/ ۳۹ - ۴۲، الاعلام للزرکلی ۷/ ۱۲۹ کشف الظنون ۲۱۳، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، ۲/ ۴۵۹، (کولن)
۸۰ ابوالقاسم بن عباس۔ مشہور طبیب اور جراح
۸۱ کامپ بل ص ۱۴۳ ۸۲ ایضاً ص ۱۴۵
۸۳ C. Singer, Medievel contribution to Modern civilization P. 125
۸۴ کامپ بل، ص ۱۴۵ ۸۵ ایضاً
۸۶ ایضاً القانون کی شرحوں کے لیے ملاحظہ ہو حکیم سید ظل الرحمٰن کی کتاب
۸۷ ایضاً ۸۸ سنگر ص ۱۲۷
۸۹ کامپ بل ص ۱۴۵ S. Van Riet نے جرارڈ قرامونی کے ایک مجموعہ ترجمہ Avicenna Latinm, Liber de philosophia prima siven scientia Divina کے نام سے اصل لاطینی متن اور فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ ۱۹۷۷ء

میں لیڈن سے شائع کر دیا ہے۔ اسی طرح الشفاء کے بعض مطبوعہ لاطینی حصے بھی مل جاتے ہیں جن کو قراموتی نے منتقل کیا تھا۔ ایک مجموعہ کو E.V. Holmyrad اور A.C. Mandeville نے پیرس سے ۱۹۲۷ء میں Avicenna de congelation et conglution-ation e Lapidum کے نام سے ایڈٹ کر کے شائع کر دیا ہے۔ یہ دونوں مجموعے راقم الحروف کے سامنے ہیں۔

۸۹ھ رازی، طبیب وجراح، یہ وہ رازی نہیں جو کتاب المباحث المشرقیہ" کے مصنف ہیں۔

۹۰ھ کامپ بل، ص ۱۲۵ ۹۱ھ ایضاً ۹۲ھ ایضاً ص ۱۲۷

۹۳ھ سنگر، ص ۱۲۷، کامپ بل ص ۱۲۷ رسلر۔ حوالہ سابق (فرانسیسی) ص ۱۹۰

۹۴ھ کامپ بل، ص ۱۲۷ ۹۵ھ ایضاً

۹۶ھ اس سلسلہ میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو رینان کی کتاب سابق (ابن رشد اور اس کا فلسفہ، فرانسیسی) ص ۲۱۱-۲۲۴

۹۷ھ کامپ بل ص ۱۲۷ ۹۸ھ ایضاً ۹۹ھ ایضاً۔ ص ۱۲۸، نیز F.H. Garrison, An Introduction to the History of Medievel science, 1922, P.153

۱۰۰ھ کامپ بل، ایضاً ص ۱۲۸ ۱۰۱ھ ایضاً ۱۰۲ھ ایضاً ۱۰۳ھ ایضاً ص ۱۴۹

۱۰۴ھ ایضاً ۱۰۵ھ ایضاً ۱۰۶ھ ایضاً، ص ۱۵۱ ۱۰۷ھ ایضاً

۱۰۸ھ ایضاً ص ۱۵۲ ۱۰۹ھ ایضاً، ۱۱۰ھ ایضاً ص ۱۵۳ نیز L. Lecrec, Historie de la medicine arabe vol II P.345-348.

۱۱۱ھ لکرک ایضاً۔ کامپ بل، ایضاً ۱۱۲ھ سنگر A. Review of the medical literature of the Dark Ages 1917 P 107-160

بمنٹ۔ حوالہ سابق۔ ص ۱۸۷ ۱۱۳ھ ارنسٹ رینان، ص ۲۲۳

۱۱۴ھ Pushmann, History of Medievel Education P.282

۱۱۵ھ کامپ بل ص ۱۵۷ ۱۱۶ھ ایضاً

۱۱۷ھ ایضاً ص ۱۵۸-۱۵۷ ژاں پال رو (Jean Paul Roux) حوالہ سابق ص ۱۲۶-۱۲۷

۱۱۸ھ کامپ بل ص ۱۵۸ ۱۱۹ھ ایضاً ۱۲۰ھ ایضاً، ص ۱۵۹

۱۲۱ھ ایضاً ص ۱۵۹ ۱۲۲ھ اس سلسلہ میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ارنسٹ رینان کی کتاب Averroes et l'Averroisme ص ۱۸۳-۲۲۳۔ مصنف نے ابن رشد کے فلسفہ کی یہودیوں میں مقبولیت، اس کی کتابوں کا عبرانی و لاطینی میں ترجمہ، کلامی فلسفہ میں ابن رشد کے افکار کا اثر

اور یاووا مکتب فکر میں ابن رشد کے فلسفہ کے اثرات پر تفصیل سے بحث کی ہے، نیز اولیری، کا ترد
ص۴۶۶ - ۵۵۰ ‏ ۱۲۳ه اولیری، ص۲۶۱ ‏ ۱۲۴ه ایضاً ص۲۶۲ ‏ ۱۲۵ه ایضاً ص۲۶۵
۱۲۶ه ایضاً ص۲۷۰ ‏ ۱۲۷ه ایضاً ص۲۷۰ ‏ ۱۲۸ه ایضاً ص۲۷۳
۱۲۹ه ایضاً ص۲۷۳ ‏ ۱۳۰ه ایضاً ‏ ۱۳۱ه ایضاً ص۲۷۴
۱۳۲ه ایضاً ص۲۷۴ ‏ ۱۳۳ه ایضاً ‏ ۱۳۴ه ایضاً
۱۳۵ه ایضاً ‏ ۱۳۶ه ایضاً ص۲۷۷ ‏ ۱۳۷ه ایضاً ص۲۷۸
۱۳۸ه ایضاً ص۲۷۸ ‏ ۱۳۹ه ایضاً ص۸۷- ۲۸۶، ٹامس اکوینس کا کلامی فلسفہ مکمل طور پر ابن رشد کے فلسفہ کا پرتو تھا، اسی سلسلہ میں ملاحظہ ہو ڈاکٹر محمود قاسم "نظریۃ المعرفۃ عند ابن رشد وتاویلہا لدی توماس اکوینی" کس طرح اکوینس ابن رشد کے فلسفہ سے متعارف ہوا، اس کے لیے ملاحظہ ہو ص۴۳-۸۲ ‏ ۱۴۰ه اولیری، ص۲۹ نیز رسلر (فرانسیسی حوالہ سابق) ص۱۹۰
۱۴۱ه اولیری، ص۲۹۰ ‏ ۱۴۲ه ایضاً ص۲۹۱ ‏ ۱۴۳ه ایضاً ص۲۹۱
۱۴۴ه ایضاً ص۲۹۲-۲۹۳ ‏ ۱۴۵ه ایضاً ص۲۹۹ ‏ ۱۴۶ه رابرٹ بریفالٹ، اسلام اینڈ دی سائنٹفک اسپرٹ ص۸ ‏ ۱۴۷ه ایضاً ص۹ ‏ ۱۴۸ه ایضاً ‏ ۱۴۹ه ایضاً
۱۵۰ه ایضاً، ص۱۹ ‏ ۱۵۱ه ایضاً ص۲۰ ‏ ۱۵۲ه ایضاً ص۲۰، مسلمانوں نے طب اور سائنس کے کن کن شعبوں میں اضافہ کیا یا خود ان شعبوں کا اضافہ کیا، اس کے لیے ملاحظہ ہو۔

Arther Pellegrim, l'Islam dans le monde, Paris 1950, P. 96-97
J.C. Risler, La civilization arabe, Paris 1955, P.158-208

۱۵۳ه Sami Hamarneh, Some Aspects of Medical Practice and Institution in Medievel Islam quoted in Joseph salvatore Graziani's 'Arab medicine in the eleventh century as presented in the works of Ibn Jazlah, Hamdard academy, Pakistan 1980, P. 33-34

۱۵۴ه یہ نام اور ترجموں کی تفصیلات مندرجہ ذیل مراجع سے اخذ کی گئی ہیں۔

J.M. Millas vallicrosa, Les raductiones orientales en los manucritos de la Biblioteca catedral de Toledo Madrid, 1942.

2, Donald campbell, Arabian Medicine and its influences in the Middle Ages 1926.
3, Eugene A. Myers, Arabic Thought and the western world New york, 1964
4, Cl. Huart, Histoire des Arabes, Paris 1912
5, R. Arnaldez and L. Massignon, Histoire generale de Sciences Paris 1957.
6, M-Th. d'Aviary, Archives d'histoire doctrinale et litteraire du Moyen Age 1957
7, Jean Paul Roux, L'Islam en occident, Paris 1959
8, Ernest Renan, Averroes et l'Avessoisme
9, L. Lecrec, Histoire de la medicine arabe, Paris 1876.
10, Charles H. Haskins, studies in the History of the Medievel Science, Cambridge 1927
11, C. Singer, Medieval contribution to Modern civilization
12, C. Singer, A Review of the Medical literature of the Dark Ages. 1917.
13, Pushmann, History of Medieval Education.
14, Arabic thought and its place in History 1922.
15, S. Pines, Studies in Arabic versions of Greek Texts and in Medieval Science 1986 PP. 468
16, Richard Wazler, Greek into Arabic (Oxford 1962)
17, Carmody, Astronomical works of Thabit b. Qarra
18, Carmody Arabic Astronomical and Astrological sciences

in Letin Translation (U.P.C. 1956)
19, Sarton, Introduction to the History of science (carnezie 1927–1948)
20, Sarton, A History of Science (Ancient) oxford. 1953
21, Sarton. A History of Science (Ancient) Hamdard 1959
22, Aldo, Mieli La Science Arabe Leiden 1938.
23, Abetti, History of Science. 1958,
24, Joseph Hell, the Arab civilization (Cambridge, without date)

(جرمن سے انگریزی ترجمہ از خدابخش)

مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ

از مولانا سید جلال الدین عمری

انجمن الاصلاح ندوۃ العلماء کے ناظم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد لکھتے ہیں:-

"اس موضوع پر اور بھی کتابیں نظر سے گزری ہیں اردو میں بھی اور عربی میں بھی لیکن اس جیسی سہل اور عام فہم زبان میں اور اپنے موضوع پر دلیل و برہان سے مزیّن، حوالہ جات سے پُر اور خاص و عام دونوں کے لیے یکساں طور پر مفید ہو اور کوئی کتاب نہیں ملی۔

ہمارے دینی مدارس کے طلبہ بھی اس موضوع پر کیے گئے سوالات کو جدید اور ناقابلِ حل سمجھ کر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں آنجناب کی یہ تصنیف کافی حد تک گرہ کشائی کررہی ہے۔ مجھے اس کتاب سے بہت سی باتیں اور معلومات حاصل ہوئیں اور بہت سے سوالات کے جواب ملے۔" (سلیمان احمد بشیر)

اپنے موضوع پر یہ گراں قدر اور معلومات افزا کتاب درج ذیل پتے سے حاصل کی جاسکتی ہے

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی

پان والی کوٹھی، دودھ پور۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲